إن الله بالغ أمره قد جعل الله لكل شيء قدرا

الحمد للہ کہ یہہ کتاب مستطاب ترجمہ [illegible] فارسی تصنیف لطیف عارف باللہ سالک مسالک

فنا فی اللہ مرشد روزگار شیخ فرید الدین [illegible] قدس اللہ سرہ ترجمہ شیخ وجیہ الدین بزبان دکھنی المسمی بہ

اندنوں میں بہ سبب کمیابی کے اس کتاب کو اقل عباد اللہ الکریم قاضی فتح محمد عفا عنہ الکریم

برادران الحاج قاضی ابراہیم صاحب مغفور ابنائے قاضی فقیر محمد صاحب مبرور نور اللہ مرقدہما نے

اپنے مطبع فتح الکریم واقع بمبئی [illegible] ھ میں زیور طبع سے آراستہ کیا

اے مجھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سے حق کے بلند آواز کر

شوق سے دل کے اللہ اک جپیا
جو رہے نزدیک عالم کا بہا

گلشن وحدت ہے تیرا آشیان
احدیت کا راز سب تجھ پر عیان

وحدیت کا ہے تجھے اسرار یار
تو ہے وحدیت کا سن اور از وار

تو ہی جام عشق کا ہے مست
تو لیا ہے لذت جام الست

کیا کہوں ایسا ہے سیر سلوک
جائے تیری بات سنے پیاس بھوک

تازہ کر تک اب زبان توحید سے
دور تر ہو شرک اور تقلید سے

پاک دل سے یاد کر اس پاک کو
جن دیا جیو اس مٹھی بھر خاک کو

نیستی سے ہست کیتا یہ جہان
سات طبقے جو زمین نو آسمان

خالق جہان صانع ہر جز و کل
جسکی پیدائش سے ہے یہ خار و گل

کس مسافر کو ملا کوئی راہ زن
لوٹ لیکر اسکو لایا گھر کو

بعد ازان وو ڑا گیا لانیکو تیغ
تا سٹے سر کاٹ اسکا بیدر

از قضا کیو کا اٹھا بیچارا دو
لا دیا روٹی اسے رہزن کی

ہاتھ سے کیا تا انکار روٹی جب کو وہ
لیکے آیا تیغ رہزن جب

دیکھ کر پوچھا اسے رہزن کہ تو
کس دیا روٹی کہا تیری وہ

بعد ازان وو راہزن شمشیر سٹ
پیش آیا عذر خواہی سے

کا ہی مسافر جا تو اب اناو سے ہے
مار نا روٹی کھلا بیدا و

پس کہا ہو عاجزی سے شیخ یہان
کا سے خداوند کریم

ہین تو تیرا رزق کیا یا سب عمر
پس مجھے بھی فضل سے

یہہ دعا مانگی ہے گرچہ شیخ پس
بخش وجیہ الدین کو الیفر یا ورس

در نعت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ و

ای میری پیارے پنچھی جیو کے بجن
بول میٹھے لب سے کچھ میٹھے سخن

اے شکر گفتار ر اوہی بات کر
بات ہر ایک جیون میٹھی تو بات

نعت سے احمد کے کھول اپنی زبان
جو ہے وہ سیمرغ قاف لامکان

پنچھی نامہ

حکایت دختر بادشاہ

کھولتا ہے جب میرا معشوق لب
جیو میرا سینے منے کھلتا ہے تب

پاس ہی معشوق کے پاؤں جہاں
شوق سے پرواز کر جاؤں وہاں

جسگھڑی گلشن منے کھلتا ہے پھول
جیو میرا ہستی منے جاتا ہے بھول

جب نکلکر جاؤں میں گلشن سے بہار
جیو میرا تب ہوئے غم سے خار خار

خوش نہیں آتا مجھے تب بولنا
زہر دستا ہے مجھے لب کھولنا

بولنا لب کھولکر مجھکو نہ بھائے
راز بلبل کا بتاؤں کیونکہ پائے

چھوڑ کر میں پھولکو جاؤں کہاں
ڈھونڈتے سیمرغ کو پاؤں کہاں

میں کہاں سیمرغ کی درگہ کہاں
مجھکو اسکی بارگہ لگ رہ کہاں

عشق گل مجھہ ناتوان بلبل کو بس
کیا مجھے سیمرغ کی لایق ہوس

طی کروں میں کسطرح راہ دراز
کان سے لاؤں راہ کا میں برگ و ساز

برگ میری باٹ کا صد برگ بس
دیکھتے جسکو بڑھے جیو کا امس

بس ہے مجھکو عاشقی از روئے گل
مغز کو کافی ہے میرے بوئے گل

حکایت جواب دادن ہدہد

بعد ہدہد کا سنو تم یہہ جواب
عشق نے گل کے کیا تجھکو خراب

جانتا ہے تو کہ گل ہے بے وفا
بے وفا سے دل لگانا کیا تھا

پھاڑ کپڑے سٹ دیا ان نے لیجا / ڈھول اسکے عشق کا جگ مین بجا

غم نے گھیرا تم سنو جب وہ فقیر / ہوگیا لاغر بدن جون مرد پیر

نا اسے تھا کھانے اور پینے کا ہوش / یاد مین تھا اس پری کے پرخروش

یونہین گذری دکھ مین اسکو سات سال / سوکھ اسکا تن ہوا لکڑی مثال

مدعی اس راز کا سنکر خبر / سین پر وہ ریش کے باندھی کمر

دھولیا ہون مین تو اس دنیا سی دست / دیکھ تجھ کو مین ہوا جس روز مست

اب میری اک بات ہے سچ بول تو / کہو ہنسی اس روز میرا دیکھ مو

بعد ازان بولی اسے لب کھولکر / مین ہنسی تیرے خیال خام پر

اب کہان مین شاہزادی تو کہان / کیون گنوایا تجھ سے تو قوت جان

یہہ سخن اس سنگدل کا جو تکہ تیر / لگا یک پل مین جیو سونپا فقیر

عذر آوردن طوطی پیش ہدہد

بعد ازان آیا وہان طوطی مگر / تن پہ حلہ سبز گل مین طوق زر

پہونچ جون مرجان اسکی لعل رنگ / دیکھکر جسکو اڑے وہ پیر سے رنگ

شہد سے لب کے کیا شکر کے ڈھیر / لعل سے اپنے سنا گوہر بکھیر

عذر خواہی سے اول وہ پیش آ / پس کہا ہدہد سے یون اسے پیشوا

مور آیا بعد آپس کو سنوار
جسکے ہر لک پر ہین کئی نقش و نگار

پاؤن اپنے ناز سے وہ دھرنے لگا
جلوہ عاروسانہ وہ کرنے لگا

مور ہد ہد کے ہوا جب آقریب
یاد کر فردوس رو یا وہ غریب

بعد ازان بولا کہ مجھسے ایک گناہ
بہشت مین صادر ہوا صد آہ آہ

مار ڈالا ہے مجھے تب سے ہنوز
ہی میرے اُس روز سے سینے مین سوز

گرچہ ہین جبرئیل ہو پنکھیون گرا
شرمندہ ہے اسے ابتک جیو میرا

یاد جب فردوس کا آتا ہے باغ
جان و تن ہوتا ہی سارا داغ داغ

کان سے ہین یار ہی لگا یار سے
جو پڑا ہون دور حق کے پیار سے

جب سے چھوٹا ہاتھ سے میرا وطن
رات دن روتا ہون مین آدم بن

ہے اتنی یہہ آرزو میری نہ تان
جو مجھے لیجائے کوئی میرے مکان

جواب دادن ہد ہد اور

پس کہا ہد ہد کہ سن تو ای گنوار
پادشہ کے گھر مین تو سکتا ہی ٹھار

کیون ملیگا گھر تجھے جب شاہ کا
ہوئیگا کیون محرم اسکی راہ کا

جا تو اول پادشہ کا ہو نفر
بعد ازان جا دیکھہ اسکا دار گھر

گھر وہی اسکے بعد گھر کیا کام آ کے
کوئی خالی گھر مین کیا آرام پائے

حکایت سلیمان علیہ السلام

تب سے گوہر ڈھونڈھتا ہون رات دن — کرنا کتنا ہے صبر مجھہ کو کٹھن
اس دنیا مین جسکو ایسا قوت ہو — کیون نہ ہو ہیچ خون رنگ یاقوت ہو
بھاگ گئی ہی بھوک اور اڑ گئی ہی خواب — دل پڑا ہی کشمکش مین جیون طناب
عشق گوہر کا نہین ہی جس کسے — وہ مجھے تو چشم ہیچ ہر دسے
عشق ہے جوہر کہو کیا آے کام — زندگی ناچیز ہے اسکی تمام
مین تو ہون عاشق گہر کا ہست — جانتے ہین مجھہ کو سب گوہر پرست
مین گہر کے بعد مجھہ کچھہ جستجو — جیب پر میرے ہی نت یہہ گفتگو
غم سے گوہر کے میرا جی ہے بتلا — جب ہے دلکو روز شب سے تلملا
بس ہے مجھہ کو لعل گوہر کا بیان — ہر گدا کو بادشاہ لگ رہ کہان

مین کہان کیا شاہ کا پاؤن وصال
کان ملے مجھہ سیمرغ صاحب جلال

جواب دادن ہدہد کبک را

بعد ازان ہدہد نے بولا بید رنگ — کس سبب کرتا ہی اتنا عذر لنگ
کس سبب کھاتا ہی تو خون جگر — رنگ جوہر دیکھہ کر اے بدگہر
کیا ہی گوہر اصل مین رنگین کہان — رنگ پر بھولو نہ اسکے ایسجان
گر کبھی جاوے نکل کر اسے رنگ — سنگ سا آخر وسیکا تجھکو سنگ

حکایت سلطان محمود غزنوی

کیا کریگا تو گہر کو ہے عجب ۔ جوہری کی دل مین دہر دایم طلب

عذر آوردن ہما پیش ہدہد

بعد ازان آیا ہما با کر و فر ۔ سایہ جسکا بادشاہونکا چہتر
بولنے لاگا کہ اے پنچھی ہون مین ۔ لایچی ہمی کس پنچھی کے سار مین
اصل مین رکھتا ہون مین ہمت بلند ۔ گوشۂ عزت مین کرتا ہون اسند
نفس کو اپنے رکھا ہون خوار کر ۔ تو دیا عزت نے مجھے حق پیار کر
جانتے ہین جو ہما میرا ہے ناؤن ۔ پس ہمایون کیون نہووے میری چھاؤن
ہر مثل اسکو سمجھتا ہون ذلیل ۔ بس ہے مجھہ کو بزرگی کی دلیل
گر فریدون ہے وگر جمشید شاہ ۔ چھاؤن سے میرے ہوے ہین بادشاہ
سایہ پرور کے ہین میرے سب لوک ۔ کب گدا طبعان ہوسکے ہین لوک
پادشاہان خوش ہین میری نام سے ۔ پادشاہی پائی میری چھاؤن سے
ہے یہہ کب سیمرغ کا پروا مجھے ۔ کس سبب اس سے ہووے سروا مجھے

جواب دادن ہدہد ہما را

پس کہا ہدہد نے اے نفس غرور ۔ چھاؤن اپنی کر جہان سے دور دور
کون کہتا صاحب دولت جلال ۔ ہے کتے کے مثل تو ہڈ پر خوشحال
نا پڑو یہہ چھاؤن تیری کسپہ آج ۔ کاشکے ہوتا تجھے اس ہٹ سے لاج
فرض کیتا ہین کہ جگکے بادشاہ ۔ ہووے تیری چھاؤن سے عالم پناہ

پنچھی نامہ

بسکہ مین محنت کیا ہون روز شب — نفس کو اپنے سکھایا ہون ادب

تا اگر کوئی مجھ کو اس شاہ سو بلائے — شاہ خدمت کا مجھے شایستہ پائے

مین کدھر سیمرغ کو ڈھونڈھتا پھرون — جب بھٹکتا راہ مین دکھ سے مرون

بس طمع ہی مجھ کو شاہ کے ہات سے — کیا مجھے درکار ہے اسبات سے

لائق سلطان کا جو کوئی ہوئے — ہی دیوانہ وہ جو ڈھونڈھے اور کوئے

آرزو میری یہہ ہے لے ذوق و قمر — مین چکھون نت شہ کی خدمت کا ثمر

جواب دادن ہدہد باز را

پس کہا ہدہد نے کا ای دیوانہ باز — کیون ہوا ہے تو گرفتار مجاز

پادشاہ وہ نین کہ ایسا اور کوئی — اس خراب آباد مین دنیا کے ہوئی

بلکہ شہ وہ ہے جو ہووے بے مثال — پادشاہی کو نہ اسکی ہو زوال

پادشاہ وہ نین جو کوئی کینہ نیت — کیون سو کہنا شاہ اس جسد ہر نہین

پادشاہ تو ہے سچا سیمرغ آج — اور کوئی نین بادشاہی اسکے تاج

نین ہی اس دنیا کے شاہونکو وفا — کام انکا ہے سدا جور و جفا

ہی جو کوئی انکے نیست نزدیکتر — ہر دم اسکے جی پہ ہے خوف و خطر

صحبت ان شاہونکی ہی آتش مثال — الحذر آتش سے لے صاحب کمال

جب اٹھی آتش وہ ناگہہ جیسےٹ کر — جل بھسم ہو جاوین ہل مین ارہ گھر

تو کہین پہونچیش ہو ہوشیار — یعنی اگے سے نکل ای ہوشیار

پنچھی نامہ

میں جو دریائی نہیں ہوں جانور — خشک ہے رہتا ہوں لب دریا اپر
گرچہ ہے دریا کو سو سو کھانت جوش — میں نکر سکتا ہوں اس سے قطرہ نوش
عشق اک دریاؤ کا ہے مجھ کو بس — اور کسی کے عشق کا نیں مجھ کو ہوس
ہے یہی غم دل منے میرے نہان — تاب اس سیمرغ کا مجھ کو کہان

جواب دادن ہدہد بگلہ را

پس کہا ہدہد نے سن اے بیخبر — ہے تو دریا پر نہنگ اک جانور
آب اسکا ہے کب ہے شیرین کب ہے شور — جوش اسکا ٹھیر ہے اور کب ہے زور
حال اسکا ہر گھڑی ہر طور ہے — دور اسکا پل منے کچھ اور ہے
چھوڑ اپنا کنار آگے آئے کب — پھر جو دیکھو تو پیچھے ہٹ جائے کب
کئی عزیزان کے ڈبایا ہے جہاز — جیو دئے ہیں کئی غریبان پاکباز
جائے گر غواص دریا کے بھتر — غم سے ڈر کے دم کو پکڑے کھینچکر
جو کبھی دم چھوڑ دے تو ہمیں بس — مردہ ہو پانی پہ آوے جون کہ خس
اس سے کسکو کچھ وفاداری نہیں — کام اس کا جز جفاکاری نہیں
جب تلک دریا سے تو نا بھار آئے — خوف ہووے جو مبادا ڈوب جائے
وہ تو محبت یار سوں کرتا ہے جوش — ہے کبھی مستی اسے اور کب خروش
وہ تو اپنا ڈھونڈتا ہے کام دل — پائے گا تو اس سے کب آرام دل

حکایت شخصے کہ با دریا سوال کرد

جواب دادن ہدہد جغد را

کفر ہیگا عشق گنج و عشق زر — گر نہین آور تو زر کو بت نہ کر
ہی عبادت زر کی آخر کافری — ہو نہ تو زر کے بدل جون سامری
جسکے دلمین عشق زر کرتا ہی حل — صورت اسکی ہووے محشر مین بدل

حکایت شخصے کہ سبو از زر پر کردہ زیر زمین مدفون کردہ بود

ایک سبو زر کا رکھا تھا کسنے گاڑ — پس چھپا اک روز وہ دنیا سے آڑ
سال کے بعد از مگر اسکا پسر — خواب مین دیکھا کہ روتا ہے پدر
گمکے صورت ہو گئے پیٹا ہو وہان — گاڑکر زر کو رکھا تھا وہ جہان
پس کیا فرزند نے اسکو سوال — کیون تو پھرتا ہی یہان اب بول حال
پھر کہا یہہ گمکی صورت تو کیون — اس کہا جسنے زر کی الفت ہوئی جیون
صورت اسکی کر تو پھر ایسے قیاس — پند سن لے ای پسر مجھ باپ پاس

عذر آوردن کھجن پیش باپ

بعد ازان آیا کھجن زار و نزار — سر سے پا لگ مثل آتش بیقرار
راز دل کہنے لگا ہر سے یون — مین چلون پیمبر تک تجھ ساتھ کیون
مین تو ایسے کٹار کا ہون جانور — تا پڑے بازو کو ہلنا زور پر
بسکہ ہون چیونٹی سے سست و ناتوان — کسطرح سے چلکے مین جاؤن وہان
مجھ سے عالم ایک جہان فانی ہووے — وصل اسکا کب مجھے لایق ہووے
مین جو جاتا ہون اسطرف جاؤن مگر — موت آوے رہ مین یا جلجاؤن پر

ایک شب یوسف کو سپنے بیچ کھا
یاد آیا یوہی پھیرا مرا آہ
جب اٹھے وے خواب سے ہو کر جدا
نام یوسف نین لیئے تو کیا ہوا
جانتا ہون مین تمھاری آہ کو

جو مانگے اپنے آگے لینے بلا
بعد ازان جب یکے ماری ایک آہ
آئے پھر جبریل کہتا ہے خدا
آہ کا تو یک الم پیدا ہوا
آہ سے توڑے ہے کہ استباہ کو

عذر آوردن ہمہ جانوران پیش ہدہد

بعد ازان سب جانور آنے چلے
ہر کسی کو عذر ہر ایک دہات کا
گر کہون مین تجھ کو ہر ایک بات باز
ہر یکین کو جب ہوا یو عذر لنگ
جس مین ہمت کا نہو ذرہ نشان
مرد ہونا سخت اس ستے منے
جب نہین ہے دل کو تیرے ذرہ تاب
ایک قطرے آپین جب ڈوبجائی
لایق درگاہ مرد خام نین

عذر کئی کئی بھانت کے لائے چلے
سر نہ سبہوٹا پائے کوئی جب با تکا
داستان ہنی کے ہوتے ہین دراز
حل سکے کیونکر کہ وہ عنقا کے سنگ
وہ کہو سیمرغ لگیا وے کہان
درد چاہی عشق کا ہر ایک نے منے
کیون سکیگا دیکھ تو وہ آفتاب
تھا کہ دریا کا کہو تو کیونکہ پائی
وہان کسی ناپاک رو کا کام نین

حکایت ہمہ مرغان وسوال کردن با ہدہد

سب طیوروں نے سنے یہہ قیل و قال
تب گئے ہدہد سے ملکر یون سوال

جو ہوا یوں اسکو مستغرق سمجھہ / کفر ہے گر تو کریگا حق سمجھہ

وہ حقیقت مذہب کفار ہے / بولتے ہیں وہ کہ یہ دیو اوتار ہے

گر تو سمجھا ہے ایسکو سایہ گر / ہیں علامت ہے تجھے لے بہرور

گر نہ ہوتا جگ میں سیمرغ ایقلان / تو نہ ہوتا سایہ اور نام و نشان

گر تجھے دیدہ نہیں سیمرغ میں / دل تیرا جون آرسی روشن نہیں

جو کہ اس عالم منے پیدائش ہے / اول اسکا اس جہان میں سایہ ہے

جب کوئی نیں دیکھہ سکتا وہ جمال / آرسی پیدا کیا ہے ذوالجلال

کیا ہو وہ آئینہ ہیں تجہہ کو کہون / دل تیرا ہے دیکھہ اسمیں اپنا مون

حکایت بادشاہ صاحب جمال

ایک تھا کوئی بادشاہ صاحب جمال / حسن کے عالم میں تھا وہ بیمثال

مصحف اسرار محبوبی الصفا / حسن اسکا آئینہ خوبی الصفا

کس کو ہی طاقت کہان کسکی مجال / جو کہ دیکھے آنکھہ بھر اسکا جمال

حسن کا اسکے جہان میں غل پڑا / عقل کے دامن سے ہاتھ کھل پڑا

جب نکلتا تھا کہیں ہو کر سوار / منہہ پر اپنے ڈالتا برقع سنوار

پس وہ برقع پر جو کوئی کرتا نگاہ / سر کو اپنے کاٹتا وہ بیگناہ

نام اسکا گر زبان سے کوئی لے / کاٹ کر وہ حسب اپنی پھینکدے

کوئی رکھتا گر خیال وصل یار / پھاڑ دیتا گر گریبان تار تار

گم نہ تو سایہ میں ہو اے بوالعجب
گر تجھے سیمرغ کی کچھ ہے طلب

ہوویگا جب دلکو تیرے فتحیاب
پائیگا سایہ سنے کئی آفتاب

سایہ جب خورشید میں گم پائیگا
تو آپ ہی خورشید ہوکر آئیگا

چونکہ اوتھا سکندر شہ قبول
بھیجنے چاہے اگر وے کہیں رسول

تو رسولونکی مثل شاہ جہان
کر لباس آپ ہی اسکا جاتا وہان

بعد ازان کرتا ہیں مطلب کو پیش
سن کہا ہے شہ سکندر اس کے پیش

کوئی نہ سمجھے اسکو ہرگز ہے کہ یو
ہے سکندر بادشاہ راز جو

آشنا بھی نین اسے تنہا جانتا
بے پہچانت اسکو کیون پہچانتا

اسطرح ہر دل مین رہ اس شاہ کو
لیک نین ہے راہ دل گمراہ کو

حکایت بیمار شدن آیاز و بیقرار شدن سلطان محمود

ناگہانی جب ہوا رنجور ایاز
بس پڑا خدمت سے شہ کی دور ایاز

یہہ خبر سنکر وہین محمود شاہ
ایک خادم کی طرف کر کر نگاہ

جا تو کہہ نزدیک تر حال ایاز
بول اسکو یونکہ اے شاہ نواز

بسکہ مین تجھہ قرب سے گر دور ہون
غم سے تیرے رنج کے رنجور ہون

جب سے تو رنجور ہے اور مین بھی وہین
جانتا نین تو کہ مین ہون پاک بین

گرچہ تن میرا ہے دور اے ہمنفس
جیو میرا مشتاق تیرے پاس بس

پنچھی نامہ

جب سنے پنکھیوں نے ہدہد کے سخن — فہم کیتے رمز اسرار کہن
سب کو ہوئی سیمرغ کی ہمت درست — سب کو جانیکی ہوئی ہمت درست
سب یہہ باتین سنکے آئے راہ پر — سب ہوئے ہمدرد آپسمین سر بسر
بعد ازان پوچھے کہ اے ہادی ہمین — کسطرح یہہ جاوین چل اوی ہامین
شاہ کا تو ہے سچا عالی مقام — جا کے پہنچین ہم ضعیفان کیون تمام

جواب دادن ہدہد پرندگان را

ہدہد رہبر نے بولا بعد ازان — عاشقان رکھتے نہین پروا جان
جو کرے گا ترک جان عاشق ہے وو — خواہ زاہد ہے وو یا فاسق اچھو
دل نیرا دشمن ہے جی کا جی سے ٹھاٹ — آن جبکی چھوڑوے آسان ہے بات
جیو تو رہیگا ہے اٹک جیو کر نثار — کھول دیدہ دیکھ لے دیدار یار
گر تجھے بولین کہ ایمان چھوڑ دے — گر کہین تجھ کو کہ تو جان چھوڑ دے
تو وہین یکبارگی دو نو کو چھوڑ — جان اور ایمان سے بھی مکھ کو موڑ
عاشقون کے ہین یہہ برتر مقام — عشق کو نین کفر اور ایمان سے کام
آگ سے عاشق کے سب عالم جلے — دم نہ مارے سر پہ گر آرا چلے
درد و خون دل ہے لازم عشق کا — قصہ مشکل ہے لازم عشق کا
عشق تو بے پردہ ہونا پردہ سوز — پردہ جان ہو جان کھونا پردہ سوز
عشق کا ذرہ دو جگ سے خوبتر — ذرۂ عشاق کا محبوب تر

جاسے گذرا تھا نماز و روزہ دین / کوئی سنت رہ گئی تھی سو نہین

دین گئے اسوقت جو کوئی تھے امام / دیکھہ کر انکو رہین یکسو مدام

کسب اور کشف و کرامت مین قوی / صاحب اسرار مرد معنوی

زہد مین تھا صرف انکا روزگار / راتکو وہ جاگتے دن روزہ دار

گرچہ اُنکے پاس کوئی بیمار آئے / دم سے اسکے تندرستی ہمین پائے

خلق کو غم اور شادی مین مدام / معتقد اسکے حالمین تھے والسلام

ناگہان یکھے اپس اصحاب جون / یونہین دیکھے رات کے تین خواب کون

وسے اپین ہین روم مین اور تسکو ایک / سجدہ کرتے ہین یجہہ کر کام نیک

جو یون دیکھے خواب بیدار جہان / حیف کھا دلمین کہے اے دوستان

سخت مشکل مجہہ کو اب پیش آئی ہے / جیو میرے پر یہہ بلا کیا آئی ہے

مین یجہہ اس غمسے تو کیون جان بچے / سہل تر ہے جان اگر ایمان بچے

اس وضع ہر کسکو مشکل در جہان / جو پڑی ہے دلمین میرے ناگہان

گر یہہ مشکل یہان جو ہووے مجہہ پہ حل / مین تو میری جان پہ ہے کچہہ خلل

ورنہین کھلتی یہان کچہہ یہہ گرہ / خوف ہے وہانکا مجہے بیشک و شبہ

پس مجھے تو روم کو جانا بھلا / عاقبت کا غم مجھے کھانا بھلا

جاکے دیکھون خواب کی تعبیر کو / خواب کے تعبیر سے تفت پیر کو

بعد ازان پھر وہین گئے عزم سفر / چار سو لے سنگ مریدان معتبر

پنچھی نامہ

گرچہ شیخ اپنی نظر کردے نہار — دل ہوا سینے میں لیکن خار خار
عشق کی آتش اٹھی دل سے بھڑک — عقل کا مایہ گیا پل میں تڑک
بود نابود ہو گیا نابود سب — خانۂ دل ہو رہا پر درد سب
خود سے بیخود ہو گئو آئی خود بشکل — ہاتھ سے جا گر پڑے پانون سے نکل
عشق نے دین سے لیا جان لوٹکر — زلف نے کافر کے ایمان لوٹکر
عشق نے کی جان و دل پر گھات سو — جان اور دل سے رہے بے آس ہو
لب کہی جیو ویٹ گیا تو دل بھی جاو — جان پر آفت جو کچھ آوے سو آو
جب مریدان انکو دیکھے اس وضع — کوئی نہ سمجھے کیا ہے یہہ سر قضا
سر بسر اس کام میں حیران ہوئے — فکر و غم سے جیو سرگردان ہوئے
پند کرتے سو نتھا کچھ سودمند — عشق کو کب سودمند آتا ہے پند
پند کوئی دیتا تو کر جاتے گلا — جانتے اس پند کو جیو کی بلا
پند کو دیوانہ کب خاطر میں لائے — درد و درمان سوز درمان کیونکہ پائے
یون رہے تھے درد و غم سے بیقرار — چاک جیبے سے لارہی سکتے منہہ پسار
جب سیاہی رین از پردۂ سیاہ — بھار آتی جو نکہ ظلم و درد و آہ
گگن پہ تارون کے لگے روشن چراغ — شیخ کے دلکو ہوا ہے تازہ داغ
عشق انکا ایک جا کر سو ہوا — شوق سینہ میں گرہ جیو ہو ہوا
دل کو اپنے اور عالم سے اٹھائے — غم سے اور ماتم سے سر پر خاک بہائے

روز کان ہی تا کہ او زاری کرون / ہوش کان ہی تا خبرداری کرون
عقل گئی اور علم بھی اور صبر بھی / یکبیک یارب نکل گئے سبھی
ناصبوری ہے مجھے نا وصل یار / کچھ عجب ہی عشق کا یہہ کاروبار
بعد ازان سب یار و دلداریکو آئے / شیخ کا غم دیکھ غمخواریکو آئے
ایک نے بولا کہ ای روشن گہر / چھوڑ دے وسواس اٹھ کر غسل کر
شیخ نے بولا کہ ای صاحب نفس / غسل مجھ کو آج ہی خون دل سے بس
بھی کوئی بولا کہ ای تسبیح خوان / ہے تمھاری آج وہ تسبیح کہان
شیخ بولے کام کیا تسبیح سے / مین نہ رکھتا ہون مگر زنار سے
بھی کوئی بولا کہ اے پیر کہن / توبہ کر اس بات سے سن لے بچن
شیخ نے بولا کہ مین توبا رہا / ننگ اور ناموس سے توبہ کیا
بھی کنے بولا کہ ای دانائے راز / چل شتابی یہان سی اور اب کر نماز
شیخ بولے کان ہے محراب بھون / جو نمازا اپنی گذارون جا کے وہان
بھی کنے بولا کہ کب لگ بات بو / الحمد خدا کو سجدہ کر ای نیکخو
شیخ بولے بولنگہ وہ بت ہی کہان / جو لیے سجدہ کرون جا کے وہان
بھی کہا کسنے پشیمانی نہین / یکذرہ تجھ کو مسلمانی نہین
شیخ بولے مین پشیمان ہون سچ ہون / جو اول سے مین ہوا عاشق سو کیون
بھی کوئی بولا کہ شیطان اہرن / راہ کا تیرے ہوا ہے سن سخن

بات یون کرنے لگی ہنسین ہسج | کیا سبب بیٹھا ہی یہان آکے سہم
کیسے کر بیٹھا اے شیخ فانی خود پرست | زاہدان ترساکے کو جہان نشست
شیخ بولے کچھ نا تو تم برا | لیکن سے ہے تو سو میرا دل چھوڑا
اے بت ترسا کو ترسا مجھے | دل اپکا دست نہ پھر ترسا مجھے
یا میرا دل مجھ کو دے یا مجھ سے مل | نہین تو بیٹھا یہان بے صبر رہا ہون پا بگل
اے جفا جو ناز مین ترشی نہ کر | آ میرے سینے سے لگ دوری نکر
دل دیا ہون مین تجھے اے سنگدل | شیدا اپنے لطف سے کر مجھ سنگدل
اے چمن آرائے سرو نونہال | آ میرے بر مین مجھے اب کر نہال
دور کب لگ آ میری انکھون مین بیٹھ | دیکھ درد دل میرے سینے مین پیٹھ
تا میرے دلکو ہے نا سینے مین چین | دل ہے پر غم دیدہ پر نم دن و رین
کیا کرون کان جاؤن اب یون کر کے | تا میرا لب ہے نا دل مجھ سے ملے
بسکہ تیرے غم سے اب دلبر نگار | دل گنوا کر ہو رہا ہون خاکسار
مہر سے کر سرفراز اس خاک کو | خاک سے پہنچا مجھے افلاک کو
بعد ازان ہنس کر کہا اس مست نار | ای بوڑھے بیہوش اے پیر گنوار
سر ہوا ہے اب تیرا کافور سا | فکر کر جا تو کفن اور گور کا
گر تیرا دم سرد جون کافور ہے | عشق کی گرمی سے تو معذور ہے
تو توانے قوت کا محتاج ہے | گر تجھے روٹی ملے تو راج ہے

پنچھی نامہ

سر بسر اپنا گنوا بیٹھے عقل و ہوش
جب ہوا ایکجا شراب عشق یار
دیکھ اسکے نوش لب کا نوش خند
بار دیگر بھی طلب کر جام نوش
جو کتابیں آپکی تصنیف کیں
حفظ قرآن جو کئے تھے سر بسر
کچھ رہا نہیں یاد غیر از عشق یار
ہاتھ ڈالا شیخ جب اسکے اوپر
کافر فلانے عشق کا دعوے نکر
عاشقی کا جب نکو تو لاف مار
کفر مجھ زلفوں بدل اختیار کر
شیخ تو اسکے پھنسے تھے دام میں
جب تھا کچھ انکو مستی کا اثر
اب تو مے پیکر ہوئے سرشار مست
پیر اگر عشق سے رسوا ہوئے
پیر کہیں کہنہ ہیں تازے لگن
عاقبت وہ شیخ سے مے مست ہو

بیخود و بیہوش کر دیا جام نوش
شوق یک جا ہوا چندین ہزار
ہو گیا دل لت کے جیون ہیں بند
نوشجان کرتے سوا آیا وہ جوش
قابل توصیف اور تعریف کیں
سب گیا یکبارگی وے لیے بسر
یار تو سر تاب عاشق بیقرار
بولی تب یوں ناز سے وہ سیمبر
جھوٹھا ہے دعوی یہ تیرا سر بسر
عاشقی بن کفر کے کب سازوار
نہیں تو اپنی راہ لے جا ہر کدہر
ہو رہے حیران ایسے کام میں
گم گئے تھے اپنی ہستی کی خبر
عشق زور آور پڑا یہ زیر دست
ترس حق کا چھوڑ کر ترسا ہوئے
یار خاطر پس رہے کس طور میں
سنگدل سے بات بولے سن کہ تو

مجھ کو تیرے غیر ای نیکو سرشت
خوب تر دوزخ ہی نا سانون بہشت

بعد ازان اسنے سنے جب یہہ سخن
لطف سے بولی کہ ای میری سجن

گرچہ اتنی مہر کی ہین تجھ مجال
پس میرے خوک کان چرا جا ایک سال

شیخ نے لاچار ہوکر اختیار
خوک بانی کا کیا دل سے قرار

عاشقی کا کچھ عجب ہے رسم و راہ
نا سمجھ مین آئے اجلا نا سیاہ

یہان تو نین اس شیخ کی کچھ خوک ہے
ذات مین ہر ایک کی سو سو خوک ہے

نفس کے خطرے ہین کیا خوکو نسکم
پرورش مین انکے تو ہی دمبدم

جب تو حق کی راہ مین جانے منگے
کئی ہزارون خوک و بت آوین آگے

وے چلا یہہ خوک بت ای دیندار
یا کہ رسوا کر اپکو شیخ سار

الغرض جب شیخ وہ ترسائی ہو
روم کے لوگون سنے رسوائی ہو

یار انکے اس گرفتاریکو دیکھ
خاک ڈالے سر مین اس خواریکو دیکھ

بعد ازان سب مل گئے عزم سفر
تا چھپا وین روم سے رو ہر کدہر

پس مرید اک شیخ کے نزدیک جا
یون عرض کی کا ی ہمارے پیشوا

ہے ہمارا قصد گر فرمان پائین
جو نکل اس ٹھار سے کعبہ کو جائین

یا ہمین بھی ہوئین ترسا جو کہ آپ
سر بسر یک ہے ہوتے رسوا جو نکہ آپ

یا کہ تمکو یہان اکیلا چھوڑ کر
جا تو ڈالین گلے مین سربسر

شیخ بولے تم نہین اب دیر لاؤ
جان نہین جانا ہو وان جلد ہی جاؤ

جو تمہین وہان شیخ کو یون چھوڑ آئے — کیا گئے ہو تم برائی لائے تاک

دوستان ہم دکھہ مینے ہوتے شریک — سکھہ مینے تو ہوئے بیگانہ نزدیک

کہو تمہاری کس وضع یاری اتھی — کس روش کی یہہ وفاداری اتھی

جب لیا اس شیخ نے زنار ہاتھ — تم گلے مین ڈال لینا تھا سنگات

اوکئے تھے جبکہ ترسائی قبول — پس تمہین بھی اوہی کرنا تھا حصول

او تو عاشق ہوکے بدنامی لئے — تم جدا ہوائے نے کیون خامی کئے

عاشقان تو سر بسر بدنام ہین — جو ڈرین اس راہ مین سو خام ہین

بعد ازان یاران کہے ای نیک خواہ — یہان تو ہر گز نہین ہمارا کچھہ گناہ

بارہا ہم شیخ سے مانگے رضا — جو ہمین بھی ہوئین کافر اس وضا

چھوڑ کر اسلام کافر ہو رہین — روم مین تو ہم بھی رسوا ہو رہین

شیخ سو اسباب کو نہین مان کر — تسکو اپنے کام کا نہین جان کر

ایکباری سب کو فرمائے رضا — تب ہمین لاچار ہوکر لی رضا

بعد بولا او مرید معتقد — گر تمہین اس کام مین ہوتے مجد

شیخ سے جو وقت پائے تھے رضا — وہین لیجانا تھا خدا سے التجا

کای خدایا بخشدے اس پیر کو — در گذر کر پیر کی تقصیر کو

کوئی اس درگاہ مین آیا نہین — جو آپکا مدعا پایا نہین

جب سنے اس مرد سے یہہ بات یار — ہو رہے آپس مینے سب شرمسار

پنچھی نامہ

عجز سے تیرے کیا ہین اسکو دور — کر دکھایا ہون شفاعت کا ظہور

شیخ کا گرچہ گنہ تھا بیقیاس — مین اسے بخشا لیا ہون جھکے پاس

جانتا تو نہین کہ لاکھون سو گناہ — سب نکلجاتے ہین اک آتے ہین آہ

عجز کو احسان کے جب آتا ہے پور — سب گنہ جاتے ہین یہ کہ بالضرور

یہ بشارت جیکہ پایا وہ مرید — اوٹھکے یاران پاس آیا وہ مرید

کشف کا احوال وہ سب کیا بیان — بس ہوئے سارے عزیزان شادمان

بعد ازان سب مل کے آئے پیر پاس — دیکھنے کیا ہین تو پیر حق شناس

ہو نپٹ سوز جگر سے بیقرار — سینہ بریان چشم گریان زار زار

جا نواڑا ہے گلے سے شیخ توڑ — ست دے ہے ہین جو رکر ناقوس پھوڑ

سجدہ مین پر ٹیکے ہین ترسائی کلاہ — پھاڑ کر ڈالے وہین کرتا سیاہ

دیکھ کر یارونکو اپنے دور سے — آشنائی تازہ پائی پور سے

شرم سے تن پر کئے کپڑونکو چاک — عجز و زاری سے لئے سر پر خاک

کب رگت رو رو کے نیو ہین چشم بھر — کب سو ٹیٹھا جیو سمجھا ہین تیغ کر

کب لگن سے آہ کے جالین ولق — کب ایس ہین ہو رہین حیران و دق

حکمت و توحید و قرآن و خبر — جو گیا تھا سر لب دل سے بسر

یاد آیا پھر کے سب اک بارگی — گئی نکل کر جہل اور بیچارگی

جب اپسکے حال پر کیتا نظر — بیچ سجدہ جا کے روئے ہین بھر

راہزن ہوئے ہیں اس دیندار کی | کون ہی پاپن کوئی مجھ سار کی
مرد کو تجھ راہ کے گمراہ کیا | کی خطا ہیں ہائے کیا آگہ کیا
اس گنہ کا کس وضع ہیں دوں جواب | تو ابھی مجھ کو دکھا راہ صواب
بسکہ کرتی اس وضع جوش و خروش | تا دیا اسکو ندا ہاتف یہہ خوش
اے بلا ماری دکھیاری پاپ کی | کھول انکھیاں بخش تقصیر آپ کی
جس وضع تو شیخ کو رسوا کئی | دین چھوڑا کر اسکو تو ترسا کئی
اس وضع اب کفر سے تو توڑ دل | دوڑ جلدی شیخ سے تو جا کے مل
پاک دل سے توبہ کر اے زن خراب | ڈھونڈھ جا کر شیخ ہو مومن شتاب
کیا بیدین تھا اسکو تونے اول | دین میں اس مرد کے اب باندہ دل
گرچہ تھا اس شیخ کا عشق مجاز | تو حقیقی عشق سے ہو سرفراز
سن ندا وہ زن اٹھی ہشیار ہو | کفر سے یکبارگی بیزار ہو
سر ننگے اور پاؤں سر سے نکل بہار | جستجو میں شیخ کے بے اختیار
تا سمجھتی ٹھوکراں نارہ کے خار | سینہ پھاڑی نین جاری خونبار
تا تلک وہاں شیخ کو ہوئی آگہی | راہ سے جاتے وہیں الٹے سبھی
بعد ازاں سب کو وہیں سمجھائی ہیں | سنگ لے کر شیخ سبکو آئی ہیں
دیکھتے کیا ہیں کہ زن ہی زار و زرد | سینہ بریاں چشم گریاں آہ سرد
سر ننگی اور چاک تن کا پیرہن | لوٹتی ہے خاک میں مردہ تن

حکایت یک اشتربان
و رفتن بدرگاہ بیس

حکایت حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ

جب سُنے ہدہد سے یہہ قصہ پنچھی — شوق لیسے سب و تڑپے جون مچھی
عشق سے سیمرغ کے سب یکبار — ہو سکے سب دلمین اپنے بیقرار
متفق ہو عزم کیتے راہ کا — شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا
بعد ازان کیتے اپسین فکر سب — راہ کا سردار کرنا کسکو اب
کام بے سردار تو بنتا نہین — یہان تو کسکو کوئی بھی گنتا نہین
مصلحت یہہ ہے کہ سب کے نام سے — قرعہ والکر ہین یکھنا اسکا نام سے
نام سے جس جانور کے قرعہ آ سکے — سرور و سردار وہ سبکا کہلا سکے
ہے سزاوار اسکو تاج سروری — اسکی سب ملکر کرین فرمانبری
تا مگر سیمرغ کو پاوین ہمین — ذرہ ہو خورشید تک جاوین ہمین
جب بچاری بات کو سب اس وضع — قرعہ سب کے نام ڈالے تس مضع
ناگہان قرعہ پڑا ہدہد کے ناون — بس سکے اپنے پرونکی اسپہ چھاون
حکم مین اسکے ہوئے سب جانور — اسکو بیشک اپنا سمجھے راہ بر

حکایت سرداری دادن ہمہ مرغان ہدہد را

جب دئے ہدہد کو ملکر سروری — سر پہ اسکے لا رکھے تاج سری
کئی ہزاران جانور سنگ ہو چلے — شاہ کے مشتاق یکرنگ ہو چلے
جبکہ آئی راہ وادی کی اگے — بن بہانے دیکھہ کر سب ڈر گئے
دلمین سب کے یکبیک ہیبت پڑی — خوف سے لرزہ سے تپ اکڑ چڑی

سوال کردن ہمہ مرغان

حکایت سبب سوال کردن جانوران بہ ہدہد

راہ کو دیکھی تو سیوٹ ناد ہے
رنج رہ ایسا کہ دارو نا جسے

باد استغنا کی یون چلتی ہو وہان
گر کہون تو جائے اڑکر آسمان

پس کہو وہان یہہ بیکسی اب کیا کرین
دیکھتے جیو کا زیان کیون نا ڈرین

وے تو چلکر آئے سب ہدہد کنے
کچھ سو دل امید اور کچھ ڈر سے منے

پس لگے کہنے کہ اے دانائے راہ
جانتے نین کیا ہمین آداب شاہ

تو رہا ہی کین سلیمان کے نزدیک
قرب ہیگا تجھ کو سلطان کے نزدیک

جانتا ہے تو رسم ادب ملوک
راہ کا معلوم ہے تجھ سب سلوک

ہے عیان خوف و خطر کا تجھ شمار
تو پھرا ہے گرد دوروز گار

تو ہماری راہ کا ہے پیشوا
پند دینا ہم کو ہے تجھ پر روا

چل ابھی منبر پہ چڑھ کر وعظ بول
جو گرہ دلمین ہمارے ہی سو کھول

کر بیان شاہونکی خدمت کا طریق
دے جواب اسکا جو کچھ پوچھین رفیق

کھول اول ہر اک دل سے تو گرہ
تا کرین ہم طی جمیعت سے یہہ رہ

بسکہ ہی در پیش یہہ راہ دراز
خوب ہے اول سے ہونا چارہ ساز

حکایت جواب دادن ہدہد مرغان را

بعد ازان ہدہد اک ڈونگر پہ چڑھ
خطبہ پڑھنے کو لگا منبر پہ چڑھ

دو طرف بازو کو دو منقری ہوئے
کون وہ سو بلبل و قمری ہوئے

جب صدا الحان سے دونو اٹھائے
قدسیان آواز سن حالت مین آئے

حکایت سلطان محمود با یک پسر کہ ماہی گرفتن دام انداختہ بود

حکایت خونی کم صوفی

ایکدن سلطان محمود از قضا
وہ اکیلا اسپ پر جاتا تھا جب تلک
وہ کنارے پر ندیکے ڈال گل
شاہ گھوڑے سے اترا سکے کنے
پس لگا کہنے کو چھورا اے امیر
ماہماری ارملہ ہے ایک رانڈ
صبح سے تا شام کرتا ہوں شکار
پس کہا شہ نے کہ اے طفل کہ ایک
مان لی تب شاہ کی چھوری نے بات
بہت آئی شہ کی برکت سے مجھے
دیکھہ کر لڑکے نے اس مچھلیونکو تب
پس کہا شہ نے کہ یہہ مجھہ کو شکار
بولکر اتنا چلا شہ وہاں سے جب
بعد ازان بولا اسے شاہ جہان
ہی مجھی یہہ آج کا تیرا شکار
دوسرے دن شاہ اپنے گھر کو جا
لیکے بیٹھا اسکو اپنے تخت پر

اپنے لشکر سے پڑا تھا کین جدا
ایک چھورا سکے آیا ہی تلک
فکر سے بیٹھا ہے کملا جون کنول
جلکے پوچھا کیون ہے تو اس غم سنے
سات بھائی مین ہین سا تون فقیر
مین یہان بیٹھا ہون دل آزردہ مانند
کوئی مجھے پکڑے تو مین ہی کوئی وہ ہاں
آج کے دن مجھہ کو کتا ہی شریک
پس سنا دیا مین گل شہ اپنے ہاتھہ
ہاتھہ آئی اسکے اک سے اک اچھے
بولا دل مین ہے میرا بخت عجب
کیون نہو وے شہ تیرا ہے حصہ دار
حصہ لے اپنا گیا وہ طفل تب
آج کا تو حصہ لے اور مین صباح
تو صباح ہوگا آپ ہی میرا شکار
بھیج کر اسکو لیا لڑکا بلا
پس کہا لوگون سے تے مین یہہ خوش خبر

جا ابھی تو پیر کا سایہ پکڑ — تا تیرے ہاتھہ آوے یہہ دولت مگر
جب کرے تجھہ صاحب دولت قبول — خار تیرے ہاتھہ مین ہو جاوے پھول

حکایت یاری دادن سلطان محمود غزنوی با خارکش

ناگہان محمود نکلا تھا شکار — سو پڑا کین بھول کر لشکر سے پار
وہان لکڑہارا جو دیکھا اسنے کین — خار لکڑی لادتے تھے خر پہ وہین
گر پڑی تھی لاد اور خر تھا کھڑا — پھر وضعفی بن مین مکدر ہوا بڑا
شاہ جب چلکر گیا اسکے نزدیک — فکر مین حیران اسے دیکھا دیک
پس کہا بوجھا اٹھا دون مین تجھے — وہ کہا اب کیا نوازیگا مجھے
گر مدد کرتا ہے مجھہ کو اے جوان — ہے مجھے یہہ فایدہ نین تجھہ زیان
ہی تیرے مکھڑے پہ خوبی کا جمال — کیا عجب ہے گر کرے مجھہ کو نہال
پس اتر گھوڑے سے شاہ کامگار — گل سے ہاتھون سے اٹھا کر سخت خار
لادوی بوجھا گدھے پر بعد آن — آملا لشکر سے اپنے شاہ وہان
تب کہا ایک فوج کو وہ شہریار — اک لکڑہارا گدھے پر لاد خار
ہے پیچھے آتا گدھے کو ہانکتا — وہ جو رستے کو شہر کے جھانکتا
جاؤ اسکو یہان تلک تم بیدرنگ — ہر طرف سے راہ اسپر کرکے تنگ
گھیر کر تم لاؤ میرے تک اسے — پھر کدھر چھوڑو نکو مارگ اسے

ناری بازو مین طاقت زور سیر … راه کو ہی اس وضع کے پرخطر
کوئی اگن کے درمیان لگتی ہی گھاٹ … کوئی چل سکتا ہی ایسی سخت باٹ
سر گنوائے ہین کئی اس راہ مین … جل گئے ہین کئی اگن کی باہ مین
کام اس مارگ مین ہر کس کا نہین … مر پڑونگا ناگہان مین جب کہین

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ اے نامرد تو … کس سبب ہے اس وضع دل سرد تو
جب تجھے کچھہ قدر دنیا کی نہین … تو موا تو کیا جیا تو کیا کہین
یہہ تو دنیا ہے نجاست سر بسر … خلق مر پڑتی ہے اسمین دربدر
جونکہ کیڑا کیا سڑنے گا بند مین … خوار ہو دنیا سے جی سر گند مین
گر ہمین مر جائین اس مارگ مین ار … خوبتر ہے تا کہ اس دنیا مین خوار
کئی وضع کے ہین جہانین پیشوا … عشق کے پیشہ سے ہے کوئی پیشوا
عشق تجھہ کو گرچہ بدنامی مین پائے … خوب ہے لے کہ حجامی مین لائے
رہزنی کوئی کرکے سولی پر چڑھے … کوئی چوری کرکے جا بند مین پڑے
کوئی دھوبی ہو پھرے اور کوئی چمار … کوئی گھر گھر بھیک مانگے ہو کے خوار
تو اس کے شمار کچھہ انصاف کر … عشق بہتر ہے کہ پا کسب دگر
گر کہین گمراہ لوگان تجھہ کو سب … کون وہان پہنچا جو تو پہنچیگا اب
بولتے ہین بات یہہ لوگان کئے … بات کھوٹی ہو ولیکن اس سنئے

حکایت شیخ نوقانی رحمة الله علیه گوید

پنچهی نامه

بعد ازان ناچارگی سے شیخ واہین
نیم جو زر جھاڑ نہین پائے کہین

شاد ہو کر جو گئے روٹی خرید
سخت بار اغیب سے آیا پدید

شیخ نے وہان دم لیئے لگ نین ڈرا
ارجہلا بار یسے جھاڑ و ٹوکرا

گھابرے ہو کر چلے بانہر سنگات
جیت کھانے ملنے لگے آپسکے ہات

یا الٰہی کیون کرون کیا کرکے یون
مول جہاڑو ٹوکریکا کاٹسے دون

وہ جو پیچھے دوڑتے جاتے ہین لگ
پائے جھاڑو ٹوکرا بن مین اٹک

پس کہے خوش ہو کے دلمین یا الٰہ
یہہ جہان مجھپر کیا تو کیون سیاہ

زہر کیتا جان مجہہ پر نان بہی
لے ایس کا نان اور یہہ جان بہی

پس دیا ہاتف ندا ای نامراد
سالنے خر ہوئے روٹی بے سواد

ہین دیا یہہ دکہہ تجھے سالن کا گر
یہہ عطا منت سمجھہ اور شکر کر

حکایت یک دیوانہ خلعت خواستن از درگاہ باریتعالی

ایک دیوانہ تہا ننگا آزاد دل
خلق کو کپڑون سے دیکھا شاد دل

پس کہا یارب مجھے بہی کچھہ اڑا
کانپتا ہون ٹھنڈ سے مین تھرتھرا

تب دیا ہاتف نے اسکو یون ندا
دھوپ مین جا بیٹھ لے مرد خدا

ہنس کے دیوانہ دیا تب یون جواب
کیا نہین کچھہ تجھہ کنے بن آفتاب

بہی ندا آیا کہ دس دن صبر کر
جو مقرر ہے صبوری کو ظفر

حکایت بی بی رابعہ بصری علیہا الرحمۃ

جواب دادن ہدہد اورا

کان سمجھتا ہی کسے یہہ واقعہ | جبتلگ عاشق نہین جون رابعہ
اس دریا مین گئی وضع سی بوالفضول | آئے تسدن موج در موج قبول
کر دیکھاتے ہین کبھی کعبہ سے یار | کب کرین دیولین حق کا راز دار
جب تو اس گردیسے باہر آئیگا | ہر نفس مین جمعیت دل پائیگا
کٹ رہا ہی جبتلک اس گرد مین | خوار سرگردان رہیگا آپ مین
کس وضع نا ہو سکیگا تو سکی | جب پریشان تجھہ کو کرتی ہی مکھی

در حکایت یک دیوانہ گوشہ نشین گوید

ایک دیوانہ تھا گوشہ مین کہین | دیکھہ اس کو بولا عزیز مہر واین
کچھہ عجب دستی ہی تیری اہلیت | خوش ہو اس گوشی مین تجکو جمعیت
پس کہا دیوانہ جمعیت کہان | توڑ کہاتے ہین مجھے مچھر مکھیان
دن کو مکھیان و بتیان ہین مجھہ عذاب | رات کو مچھر و نسے نین آتا ہے خواب
کیا سو وہ نمرود کا آدھا مچھر | جو گیا یک پل مین سارا مغز چر
مین تو نین نمرود لیکن ای حبیب | یہہ مچھر مکھیان ہوئے میری نصیب

حکایت سوال کردن مرغ سیوم

تیسرا پنکھی کیا اگر سوال | مین گنہگار ہون سی بھرا ہون بالبال
نا امیدی کی نہین درگاہ او | عاجزی سے ہو گنہگار عذر جو
پاک جا گاہ کیا گنہ آلودہ جاؤن | حضرت سیمرغ کو کیا منہہ دکھاؤن

ناگہان ہاتف دیا آواز اسس — لطف سے رب نے کیا ہمراز اسس
جب تجھے کہتا ہے معبود جہان — تو کیا توبہ اول جب الیفلان
پھر کے توبہ کر کیا جب تو گناہ — نین کیا تیرے گناہ پر مین نگاہ
مہر سے اپنے کیا توبہ قبول — رکھ لیا تجھ کو غضب سے ای بوالفضول
ہے ابتا تو ہمسے پھر جون زار زار — باز آ پھر ای پریشان روزگار
باز آ جب ہے یہہ دروازہ کھلا — تو گناہ کرتا بخشتا مین بھلا

حکایت شنیدن آواز لبیک حضرت جبریئل از درگاہ کبریا عز شانہ

تھے سنے جبریئل سدرہ پر ایکشب — غیب کے پردے ستین لبیک رب
بس لگے کہنے کو دل سے کر خطاب — کس ولی کو حق یہہ دیتا ہی جواب
ظاہر اکرتا ہے بندہ کوئی یاد — نین سمجھتا کون ہی وہ نیکذات
جھوٹھہ نین جو خاص ہی بندہ سچا — نفس مردہ دل سے زندہ ہی سچا
پوہنہین جبریئل اپن اسکا نشان — ڈھونڈھ دیکھے جا کے ساتون آسمان
اور بھی طبقان مین سے ڈھونڈھکر — سات دریا کی لئے جا کر خبر
ڈھونڈھے سارے یکطرف سے بحر و بر — کین نپایا کس مکان اسکا اثر
بھی آ ایکے کنار آئے جب شتاب — وہ کہا لبیک کا پھر بھی جواب
دوسرے بار بھی وے ڈھونڈھکر — ایکدم مین سب جہانکا سیر کر

حکایت شہد فروش و صوفی

پس اسے بولا دوکاندار ایعزیز
کوئی دیتا ہے مفت مفتی کو چیز

پس دیا ہاتف نے صوفی کو ندا
آ ادھر مجھہ پاس المفتی گدا

مین مفت دیتا ہون تجھہ مفتی کو مد
شہد تو کیا جسپہ تیرا ہوے جد

رحمت حق تو سمجھہ جیون آفتاب
جسکی پڑتی ہے ہراک ذرہ پہ تاب

رحمت اسکی دیکھہ جی کا فر بدل
اس پیغمبر کو کہا کیا سنو چل

حکایت عتاب کردن حق تعالی بر موسی ع

حق تعالی نے کہا موسی سنگات
بولتا ہو کہین تجھے سن ایکبات

تجھہ کو ستر بار قارون بار بار
عجز و زاری سے پکارا ہا نک بار

کیون ہوا نہین اسکو تو فریادرس
رحم اسپہ تون کیا نہین کیون سو بس

گر تجھے یکبار کرتا وہ خطاب
مین بچا لیتا نہ کرتا کچھہ عذاب

کاڑ دیتا اسکے دل سے شرک سب
دین کا دیتا اسے ذوق و طرب

تو کیا اسکو عذابون سے ہلاک
خاکسار ہین کیا اس غرق خاک

گر کیا ہوتا تو بندا اسکے تئین
دکھہ نتھا تجھہ کو عذاب اسکے بین

دیکھہ انکھیان کھول کر تو ای عزیز
لطف کا حق کے تجھے گر ہے تمیز

اس صنع کی جس کو گنجایش رہے
کیا اسے کس شئ سے آلایش ہے

حکایت فوت شدن مفلس و نماز نگذاردن زاہد بروی و رحمت

کل اتھا تو جز تیرا پیدا ہوا — جز اتھا تو کل پہ تو شیدا ہوا
نین ہی چیونت سی جیا اور تن سو جیو — دیکھ خوبی ہو سے ہے جیو سے پیو
جب احد کو نین ہے اس رہ مین عدد — جز و کل کہتا نہین ہے تا ابد
ابر رحمت نین برستا جبتلک — شوق دل کا نین ابلتا تب تلک
باغ مین ہوتا ہے جب گل کا بہار — سو تیرے ہے واسطے اید و ستدار
وہ فرشتونکی عبادت سربسر — ہی سبھی تجھ واسطے روشن گہر

حکایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ

نقل ہے عباس سے جب حشر گون — ہوینگے کالے گنہگارونکے مون
ہوویگی سب خلق حیران و دنگ — دل پریشان اور زیادہ حال تنگ
حق تعالی تب طلب کر کر ملک — جو ہووینگے اس مین سو تا فلک
کہی ہزاران سال طاعت انکی سب — لیکے بخشیگا گنہگارونکو تب
پس کہینگے وے فرشتے یا الہ — مارتی ہی کیون ہماری خلق راہ
حق تعالی نے بولے گا بزبان — کیا نفع طاعت سے تمکو کیا زیان
خاکیون کا اس منے ہوتا ہی کام — ہے بجا ہوکو انکو دینا یہہ طعام

حکایت در سوال طیر چہارم گوید

مین نکھی نے چوتھے اکے بول بات — جو ہے میری اصل مین نامرد ذات
کچہہ عجب نے کہتا ہی میرا مجھہ کو حال — ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم ہی خیال

حکایت عاشق شدن گدا بر بادشاہ

بعد ازان لوگون نے بولا ہے عجب | شیخ کا اشیاسے آنا کیا سبب
شیخ یون بولا کہ یہہ تھا اسنا ن | ہے عجب فرقہ نہ مرد ہین نا زنان
ہین کبھی رہین دین کی انکے تن | نا مثال مرد نا مانند زن
جب جوانمردی سے میرا دل ہی سرد | لاج آتی ہے کہلانا مجھہ کو مرد
جس کو یون ہی راہ مین مولی کی غم | جانتے ہین وہی اپس کو کہ ہے کم
گر تجھے بھی کچھہ ہے اس غم کا اثر | خودنمائی اور خودی سے درگذر
بال بہی ہین ہون جو گر سمجھیگا یون | خودنمائی گئی نہین پیری ہنوز ن
خودنمائی کیا یہہ تیری دل خوشی | خواری و غربت ہے دلگیری خوشی
اس خودی کو تو اپس کا بت نکر | ہو نتو بت گر اگر ہے کچھہ خبر
بندۂ حق ہے تو مت کر بت گری | مرد دین ہو ہو نہ مرد آذری
جانتے ہین بات یہہ سب خاص و عام | بندگی سے کوئی نہین برتر مقام
بندگی کر بندگی مین رہ سدا | غیر سے عزت نتو مانگ اے گدا
ہین ہزاران بت تجھے تیری دلق مین | مت کہلا صوفی اپسکو خلق مین
اے مخنث ہین ہے تو مرد ہین جیب | جامہ مردانہ تجھہ کو کیا سبب

حکایت خصومت نمودن دو کس و آمدن پیش قاضی

دو جھگڑتے آئے قاضی کن فقیر | قاضی انکو دیکھے جا گوشہ کے دیہر
بند سے کہنے لگا آہستہ یون | ہین یکتین درویش لڑتے ہو سو کیون

دوڑ نا امید انہیں وہ ہے جتنا — لگ سکے اسکے ساتھہ رہتا ہے کتا
سوار کو ملتا ہے جتنا کچھہ شکار — یہہ بھی ہو جاتا ہے اسمین حصہ دار
اس کتے کو جو کیا ہیر ییسے بند — جگ کے شیر و نیر ہے ڈالا وہ کمند
اس کتے کو جنے عاجز کر رکھا — نعمت حق کا انھین لذت چکھا
اس کتے کو باندھہ لایا جو کوئی — قہر کو بھاند ییسے بیرواہ ہوئی

حکایت یکی بادشاہ کہ نزدیک درویش رفتہ بود و درویش بیوجیال بحرو

کس گدا پر بادشاہ کیتا گذر — اس گدا نے نہین کیا شہ پر نظر
پس کہا شہ اسکو ای مفلس گدا — دیکھہ آخر تو بڑا یا مین بڑا
یون کہا پھر بعد ازان مرد فقیر — بات تو مت پوچھہ مجھسے ای امیر
گرچہ اپنے کو سراہا خوب مین — یہہ تو تیری بات پر کہتا ہون مین
جب نہین تو راہ دین کا رازدار — خوبتر تیرے سے مین ہون لاکھہ بار
حکم مین جس نفس کے تو ہے جنم — سو وہ خر میری سواری کا جنم
سو وہ چڑھکر تیرے کاندھی پہ مدام — نت پھراتا ہے تجھے دیکر لگام
جب گدھا میرا ہی تیرے پر سوار — مین بڑا یا کہہ مجھے تو ایکبار
ہے کتے سے نفس کے تو آشنا — نہین تو راہ دین سے اتنک آشنا
نفس کے من کی منگی ہے تو خوشی — طبع خاکی کو کیا ہے آتشی
نہین رہا اس آتش شہوت سے آب — اڑ گیا ہے نور دل اور تن تاب

حکایت روباہ و مادہ گرگ

سوال کردن مرغ

جواب دادن ماہی

پس کہا ہے کہ تیرا نفس سگ — ہی جہان ابلیس کا وہان نہین سلک

ناتو یہان ابلیس ناتلبیس ہے — آرزو پھر ایک تیرا ابلیس ہے

ہوئے اک آرزو تیری تمام — تجھ کو ہین سو ابلیس مجھ والسلام

ان دنون کی کچھ عجب تاثیر ہے — سر بسر ابلیس کی جاگیر ہے

تو ہوا جاگیر مین ست انکے ہاتھ — تاکریگا وہ کبھی کچھ تجھ سے بات

شکوہ کردن ابلیس سے کچھ مرید پیش پیر خود

کوئی کہتا ابلیس کا جب کر گلہ — پیر سے اپنے جو تھے صاحب جلا

جو پڑا ہے وہ لعین میرے وبال — چھوڑتا نہین کس طرح میرا خیال

رات دن کرتا ہی مجھ سے مکر و فن — دین کا میرے ہوا ہے راہ زن

پیر نے اسکو کہا ابلیس بھی — دیکھ تیرے رو رو گیا ہی یہان ابھی

جو میری جاگیر ہے دنیا تمام — سو وہان کرتا ہے اگر وصوم دعام

تم کہو اسکو کہ اسے مرد خدا — چھوڑ دے جاگیر میری ہو جدا

نہین کبھی تیرا چھوڑ کرونگا خیال — بے فکر تو ہو دیگا رستہ سنبھال

نہین مجھے کچھ دین کے لوگون سے کام — اصل مطلب یہہ میرا ہے والسلام

حکایت حضرت عیسی علیہ السلام

کہین گئے تھے خواب عیسی نے مگر — سو رہے تھے سر کے نیچے اینٹ کر

کھل گئی جب آنکھ اسکی نیند سون — سامنے دیکھا کرتا ابلیس کون

قبر مین مرد یکو رکھتے نہہ پھرا ئین — مغز معنے کو نہ ہرگز پھر کے پائین
کیا ہوا جی مکھ پھرایا اب گنے — منہہ پھرایا نین جو جیتے جی انے
خشک ڈالی کو جو کوئی پیرا تو کیا — مر گئے پر کوئی منہہ پھیرا تو کیا
زندگی مین جسکو ہے دنیا کہ جب — عارفان کن دوسے ناپاک خب

در سوال پنچھی ہفتم کردن

ساتوان آیا پنکھی کوئی بعد ازان — معذرت سے اسطرح کھولی زبان
جو میرا جی تو بہت زر دوست ہے — عشق زر سو مغز باقی پوست ہے
جب تلک جون گل نہین زر مجھ کنے — کاہ ہون گل کے پنتل گلشن منے
عشق مال و عشق گنج و عشق زر — مجھ کو معنے سے کیا ہے خبر

جواب دادن ہدہد اٹھرغ را

پس کہا ہدہد کہ اے دنیا پرست — کیون ہوا ہے اسطرح غفلت مین مست
زر سو کیا ہے ایک نگی زرد سنگ — تو سو خوش ہو بچون کمن دیکھ دنگ
دیکھ زر کو تو پرستا ہے خدا — وہ سو میری راہ تب سے ہے جدا
تا تیرے زر سو کسے ہے کچھ نفا — تا تجھے اس زر سے کچھ ہوگا وفا
جب تو کچھ درویش تو دینے منگے — آزمایش اسکی یون سے بینے منگے
زر کی پستی سے ہوا تجھ کو فراغ — اور تو تیری پشت کو دیتا ہے داغ
زر کی لالچ مین گنوائی عمر سب — رات دن جی کو تیرے زر کی طلب

حکایت عابد کہ باری تعالیٰ

تو سوزر کی فکر مین سب دن مدام ... کئی ہنر کی فکر مین کرتا ہے کام
دین کے مارگ منے تو پڑ رہے ... جو گدا و لدل منے پھنسکر رہے
زر سو کیا ہی بات مین تیرے کوا ... تو سو پابند اس منے پڑ کر ہوا
اسکو دیے کر حذر آپیر کہن ... اس سے منگ خط حق سی یوسف کے نمن

حکایت حسن بصری رح از حضرت بی بی رابعہ رح سوال کردہ بود

شیخ بصری رابعہ کے آئی پاس ... جا کے پوچھے بات یہہ وہ حق شناس
وہی سخن جو ہو ینگے کئین تم سنے ... تا تمہین بولو نہ بولا اور کنے
خود بخود جیو دل سے وہ بجا ہو ویگا ... سو مجھے بولو جو بیچا ہو ویگا
بس کہی بی بی کہ ای شیخ کبار ... سوت مین کاتی اٹھی تھی ایکبار
آئے دو دینار اسکے مجھ کو ہاں ... نین لئی دو نو کتین مین ہاتھہ مین
خوف سے آنتکے ڈر کے ولین لیک ... ہاتھہ مین ہر ایک لئے دینار ایک
تا مباد ابل سکے دو نو ایکبار ... راہزن ہو جائین میرے ایکبار
تو سو جو جو جوڑتا ہے زر مدام ... تا حلال آتا ہے ولیکن تا حرام
مر گئے پروار تان لے کھائین مال ... ساتھہ تیرے آئنے تا غیر از وبال
انچھو تہی دل ہو تو زر کے عشق سون ... زر بدل تو بیچتا ہے مرغ کیون
راہ مین تجھ کو وہان اک بال بھر ... ساتھہ کیون لیجا یگا یہہ گنج و زر

سوال پنچھی ماہ

خاص مماری اور چھجے ہین زر نگار
ہووے جسکو دیکھتے دلکو فرح

بیٹھتا ہون بادشاہ مین ہوکے وہان
کان پھرون گھر چھوڑ کر مین داردار

باندھتا ہی گھر میرا جنت سے ہوڑ
دلکشا و جان فزا جون روئے یار

کس طرح اس گھر کو مین دون کسطرح
بادشاہی چھوڑ کر جاؤن کہان

راہ کا دکھ سو نسا کان جاؤن یار
کوئی عاقل جائے کیون جنت کو چھوڑ

جواب دادن ہد ہد اورا

پس کہا ہدہد نے اے کم ہمت
کیا ہے جنت بچار کی تمنے خراب

گھر تیرا جنت ہو یا گر خلد ہو
موت سے تجھ کو اگر ہوتا امان

کیون رکھا ہے یار سے جسکو نکمٹ
تو سو اسمین جل کے ہوتا ہی کباب

ہے اجل کا تجھ بند بچانہ سنو
خوب تھا یہہ گھر تجھے اور یہہ ٹھکان

حکایت تعمیر نمودن بادشاہ ایوان بلند و جواب دادن یک زاہد اورا

گھر بنایا بادشاہ کوئی زر نگار
جب ہوا حاصل عمارت سے فراغ

لوگ ملک کے آنے لگے
بعد ازان اک روز شاہ کامگار

سب مشیران اور وزیران کو بلا
مال زر کر خرچ پیسا بے شمار

کر دکھایا فرش سے اس رشک باغ
دیکھ اسکو راحتان پانے لگے

جشن فرمایا مجالس کو سنوار
پس حکیمان اور وزیران کو بلا

ووڑتا پھرنے لگا جب گھر بگھر | خلق عالم کو بلانے ہر کدھر
کوئی دیوانہ دیکھ کر بولا اسے | بات کہتا ہوں تجھے اگر نا ہو غصے
دل میں میرے کبھی تو انجام دیکھ | جو تیری گھر جا کے اکدم آؤن لیک
نہیں ہی مجھ کو فرصت اب اس شغل سے | میں نہ آتا ہوں تو سن اس عذر سے

حکایت عنکبوت یعنے مکڑی

دیکھ لے مکڑی کو ایصاحب جمال | کسطرح کرتی ہے دل میں کئی خیال
ساندھ میں لوگوں کے جالا باندھ کر | دام کرتی ہے مکھیوں کا سر بسر
کوئی مکھی پھنسی تو اسکا پیکے لہو | کر کے رکھتی ہے ذخیرہ ہو بہو
وہ مکھی جالے منے جب سوکھ جائے | بعد ازاں آہستگی سے اسکو کھائے
ناگہاں گھر کا دھنی استمار آ | توڑ کر سٹتا ہے سب یکبار کا
ہے یہہ دنیا حق تیری سن ہو بہو | یہہ تیرا گھر اور ذخیرہ مو بمو
ایکدم میں ہو کے جاوے سب فنا | کان رہیگا جان و دل اور یہہ بنا
جائیگا جس روز مالک آئے گا | ایک پل میں سب فنا ہو جائے گا
یہہ تیری دنیا و دولت اور شے | تو نہ ہو تو بول تجھ کو کان رہے
قید ابلیس کا جان یہہ گھر اور سرا | قید میں پڑ کر اب سکوت سڑا
کیا یہہ دنیا ہے جہان پر غرور | چھوڑ جاویگا اسے اکدن ضرور
کھول انکھیان دیکھ تجھ اس راہ کو | چل شتابی ڈھونڈ نے درگاہ کو

پنچھی نامہ

درد کو میرے تو درمان ہے نہاین / عشق مین ہے کفر اور ایمان نہین

کفر اور ایمان میرا عشق ہے / درد کا درمان میرا عشق ہے

عشق کے غم مین نہاین کوئی ہم نفس / ہم نفس میرا تو مجھ کو عشق بس

عشق نے اسکے جلایا ہے مجھے / خاک و خون مین وہ نہلایا ہے مجھے

ہو رہا ہون صبر اور طاقت سے طاق / سد ہو نکلیا دل مین بیٹھا ہے فراق

چلک سے زار و زار سینہ آہ آہ / دل ہوا ہے شق خون تن خاک راہ

جواب دادن ہدہد آن مرغ را

پس کہا ہدہد کہ اے صورت پرست / منزل معنے سے مطلق دور دست

عشق صورت نہین ہے عشق معرفت / عشق شہوت باز ہے حیوان صفت

جس کتین جس بار رو سے نقصان ہے / جیو لگانا اسپہ اسکا زیان ہے

جبتلک نہین اصل حسن بے زوال / کفر ہے اس حسن پر بندھنا خیال

پھول مت اتنا خوبی حسن پر / جانتا ہے جسکو تو مثل چندر

وہ تو ہے سب خلط اور خون کا بناؤ / دمبدم ہے آرزو اور جسکی چاؤ

جگڑی وہ خلط خون کم اسے ہوئے / زشت اسکے ساز کا پاوے نکوئے

پس نہین کر حسن صورت کا خیال / اصل معنی ڈھونڈھ اے صاحب کمال

حسن معنی جب ترے ہاتھ آئے گا / خالق و رازق کو اپنے پائے گا

صورتان یہہ مین سو فانی ہوئین سب / کسکی عزت نا رہیگی غیر رب

پنچھی نامہ

باحیا تھا نیک بخت و باشرم
مہربان اسپر اتھا استاد بھی
جہان تلک شاگرد تھے اسکے تمام
از قضا استاد کے گھر مین مگر
دلبر با دلدار و دلبر جیو نکہ حور
نازنین نازک بدن تھی سر سری
فتنہ غمزہ نازنین ناز و ادا
حسن دریا مکھ کنول تل جون بھنور
شکرین لب شہد سے امرت بچن
دیکھ اسکو مین بھرشٹ گرد دو
دل الف کا مدرسے سے توڑ کر
عشق کا ابجد لگا کرنے کو یاد
درس علم و فضل کا دے بار
ہوگیا اکبارگی جون لالہ زار
عاقبت ہو کر پڑا بیمار عشق
ناگہان واقف ہوا استاد کہین
فصد چھوڑا اسکے دونون ہاتھ سون

پاک صورت متقی تھا دل نرم
نین کیا اکدن غصہ اسپر کبھی
سب سے زیادہ پیار تھا اسپر مدام
خوبصورت تھی کنیزک جون چندر
جسکو پاکات دیکھکر ہون ناصبور
رشک کھاوے دیکھ لے سے حور و پری
عاشقونکا جان و دل جسپر فدا
زلف اس دریا سے نکلا سو عنبر
نین جون بادام ملھہ پستے نمن
مبتلا ہوکر گیا اک پل مین ہو
علم و دانش کو دیا سب چھوڑ کر
حسن کے دلبر کو سمجھا اوستاد
دل لیا لینے کو درس روی یار
زعفرانی چہرہ اسکا گا عذار
غم غصہ کرنے لگا بیمار عشق
پس بلا باندی کو اپنے پاس وہین
کاٹ ڈالا وہان ندی کردے سے خون

تو نہ تھا عاشق مگر اس یار کا ❊ بلکہ عاشق تھا اسی مردار کا
بات یہہ سنکر جوان تو یہ کیا ❊ یار دیگر مدرسہ کی راہ لیا
جسکو ہے صورت پرستی کا خیال ❊ کب صفت سے ہوئیگا اسکے وصال
اصل صورت نفس شیطانی سمجھہ ❊ اصل معنی وصف روحانی سمجھہ
ترک صورت کر پکڑ عشقی صفت ❊ دیکھہ زان پیں آفتاب معرفت
نقش صورت خلط خون سے بیش نین ❊ مرد صورت مرد دور اندیش نین
خلط اور خون سے ہوا صورت کو زیب ❊ تو نہ کھا اس خلط اور خون پر فریب

حکایت سوداگر کہ کنیزک خود را فروختہ بود

ایک تھا تجار کین با ملک و مال ❊ ایک لونڈی تھی اسے صاحب جمال
ناگہان بیچا اسے وہ کسکے ناسمجھہ ❊ پھر کے پچتانے لگا وہ نیکذات
پاس جا کر اس شخص کے یون کہا ❊ پھر کنیزک مجھہ کو دے لے تو نفا
نین دیا پھر وہ کنیزک اسکو جب ❊ ہو رہا ایسا پریشان حال تب
ہر گھڑی رستے پہ جا کر غمزدا ❊ خاک سر پر ڈالتا تھا وہ سدا
یون وہ کہتا تھا ایسکو زار زار ❊ یہہ سزا تیری ہی ہے اسے جیو نابکار
جب حماقت سے ایس دلدار کو ❊ بیچ ڈالا جب کئی دینار کو
اس بھرے بازار مین اسکے نا سمجھہ ❊ کر نہیں اپنا زیان اپین سمجھہ
عمر تیری ہے سوا کر دم گہر ❊ زر نہ لے تو اس گہر کو بیچ کر

زیب و زینت جب اپس کے پائیگا
یاد کر مجھکو بہت پچتائیگا

وہ کتا کیا ہی سمجھہ اپنا نفس
کر رہا ہے ہاتھ دنیا کے ہوس

فضل و رحمت حق تعالی کا بسار
ہای پریشان اس جنگل مین خوار و زار

ہے تجھے اول سے حق کی آشنائی
کیون لیا ہی یون سو غفلت سے جدائی

رکھہ قدم عشق حقیقی مین مدام
نوش کر مردون مثل سختی کے جام

دم بگڑ رہ گرچہ سولی پر چڑھائین
ڈر نہ تو گر جیو کا ایک ہو کے جائین

جان اس سولی کو ایک خس کے مثال
اژدہا کو ایک چیونٹی کر خیال

عاشقان تو رہ مین اس ہجون کے
نت رہین پیاسے اپسکے خون کے

حکایت بر دار کشیدن منصور حلاج را

جب چڑہائے دار پہ منصور کون
جب انا الحق مین کہے کچھ جیب سون

عالمان یہہ سنکے انکی سخت بات
کاٹ ڈالے دھڑ سی انکے پاؤن ہات

لہو نکل جا کر پڑا جب زرد ہون
ہاتھ لہو لہو سے لگاتے منہہ پہ خون

تا کہے نا کوئی مرد عیب جو
خوف سے پیلا ہوا ہے رنگ رو

کیا مجھے ڈر ہے کہو کس بات کا
جو میرا سودا ہے سر کے سات کا

یہہ جہان تو سوئی کے ناکے سی تنگ
جیو چھپانا شیر مردون کو ہے ننگ

راہ مین حق کے ہزاران گھات ہی
دار پر چڑھنا سو ادنی بات ہے

حکایت کشتہ شدن پسر جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

پنچھی نامہ

سوال کردن

جواب دادن

ہین تجھے یہان بھی بچلینگے بدل ۔ لا بئیے ہین آخر لیجا ئینگے بدل

یہہ فلک تو طشت ہے اوندھا مگر ۔ ہین کھے ہین تس شفق لوہو سے بھر

آفتاب تیغ زن سر کاٹ کاٹ ۔ طشت نت بھرتا ہی لوہو چاٹ چاٹ

تو اگر آلودہ ہے یا پاک ہے ۔ ایک قطرہ آب سے وہ خاک ہے

اصل ہین اک بوند ہی ہر اک کی ذات ۔ کیا چلیگا بوند کا ذرہ سنگات

سب عمر مین عیش کرتا آئیگا ۔ سوز اور زاری سے اکدن جائیگا

حکایت ققنوس نامی مرغست

طرفہ تر ققنوس کوئی ہے جانور ۔ ہند کے کین ملک مین وہ ہی مگر

چونچہ اسکی ہی لنبی وہ سے بینک ۔ ہی مگر اس چونچہ مین سو چھید لیک

بس ہی ہر ایک چھید مین آواز اور ۔ ہی ہر ایک آواز مین کچھ راز اور

جب کرے چھیدون سے وہ آواز بھار ۔ مرغ و ماہی ہور سے سن بیقرار

ہور ہی ہین سب درندے چپ ہین ۔ سربسر جا کر پڑین خاموش ہین

سب حکیمان علم موسیقی بسر ۔ لئے پیدا کر دکھائے ہین اثر

ایک ستر سال وہ جیوتا پنکھی ۔ تا اسے جوڑا نہ بیٹھے سن سبھی

بعد ستر سال کے جب موت آئے ۔ دلمین اپنے وہ سمجھہ در حال جائے

بعد ازان چن چن کے لکڑیان سربسر ۔ بیٹھتا ہی جا کے وہ لکڑیون اوپر

پس اپنے چونچہ سے ہر چھید سے ۔ نالہ کو دلسوز کرتا رنگ سے

جو اپکی عمر مین اس بهانت روز — نین نظر آیا مجهے بے درد و سوز

پس کها کوئی مرد صوفی رهگذر — کیا هی یهه غم جو تو دیکها اے پسر

گر یهه مرده جی کے اٹهتا تو تجهے — اسپه جو گذرا سو وه کهتا تجهے

هی یهه دنیا جائے غم رنج و هلاک — یونهی هوگا دل تیرا غم سے هلاک

اس جهان مین گر تجهے هی تخت و تاج — جائیگا سب چهوڑ اکدن لا علاج

کیا هے تیرا حال کهه اسوقت سو — جواب بولا وه که اب پوچهو نکو

حکایت یکی بادشاه در حالت نزع

پس خلیفه کی هوئی جب چل بچل — پس کسنے پوچها که ای شاه اجل

کیا هے تیرا حال کهه اسوقت سو — شاه بولا مجهکو پوچهو تم نکو

عمر گئی بیفائده میری تمام — اب ملونگا خاک مین جاو السلام

ٹل گیا سب بادشاهی کا بهار — پت جهڑی سے آلگا هے کاروبار

جنکے سب عالم اتها فرمان مین — هو گئے هین وے فنا اک آن مین

دهر زمین کے پیٹ مین جا کر سوئے — مستی و هستی اپکی کهوے کے

یونهی مرنیکو هین سب آئے هین — اس لیے جینے کی جب جیو لائے هین

کیا بلا کی راه یهه مشکل هوا — گور اول جس کا سن منزل هوا

سو تلخی کی گر هووے خبر — جان شیرین هو رهے زیر و زبر

حکایت حضرت عیسی علیه السلام که آب نوشیده بود از چشمه

تب کہا شاگرد نے اسے سوال — کان تجھے رکھنا سو مجھسے بول حال
کیا کفن دیوین تجھے اور کیوں نہلائین — کان کھودین کس خاک مین اور کیوں بنائین
پس کہا بقراط نے اسکو وہین — جب موا تو پائیگا رکھ ہر کہین
عین توجیوتے ہیو پایا آپ کو — مر گئے پہ پاویگا کیا مجھکو تو
اب جو آیا ہے مجھے وقت گذر — جاؤنگا مین کان سو مجھکو نین خبر

حکایت سوال کردن پنچھی یازدہم

گیارہوان آیا پنکھی رونا مراد — پس کہا مین نین ہوا کب بامراد
غم رہا ہون دیکھتا سارا جنم — دل خوشی پایا نہین کب ایکدم
بولتے آتا نہین غم کا بیان — خوندل ہوتا ہے انکھیون سے روان
کیا کرون جو دل ہے پرخون سو غم — کیونکہ ہوون چلنے پہ دلمین کسو شمع

حکایت جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد نے اے غمگین گھی — کون ہے سب عمر دنیا مین سکھی
اس جہان مین نامرادی اور مراد — جائے اک پلمین گذر کر جونکہ باد
تالے ٹھارا ہے نا اسکو قرار — عارفونکو نین ہے اسپر اعتبار
پس گذر جاتی خوشی اک پل سٹے — تو نہ رکھ دسوا اس سکا دل سٹے
جون گذرتا ہے جہان تو بھی گذر — دل نہ شیدا ہے نہ تو ارمان کر
نا رہے جو چیز دنیا مین مدام — آرزو اس چیز کا ہیگا حرام

حکایت یکی بادشاه که نوکر خودرا بار داده بود

ایک نوکر کو دیا کوئی بادشاه / لطف سے کچھ پھل کرم کی کر نگاه

وہ سو اس لذت سے پھل کھانے لگا / جیب شہنشہ دیکھ پچتانے لگا

پس کہا شہ اسکو اے روشن گہر / دے مجھے بھی ایک ذرہ توڑ کر

یونہی وہ بھی توڑ کر آگے رکھا / سخت تر کڑوا لگا جو شہ چکھا

پس کہا شہ نے کہ ایسی تلخ چیز / کس وضع کھاتا تھا تو ایعزیز

بعد ازاں جا کر ادب لا کر بجا / عرض کیتا یوں کہ اے فرمانروا

ہیں جو تیرے فضل سے نت دمبدم / نعمتاں کھاتا رہا ہوں سب جنم

آج گر ایک چیز کھایا تلخ تو / کیا ہوا میٹھا ہے مجھ کو اے او

جو تو دیوے مجھ کو اپنے ہاتھ سے / سو مجھے میٹھی لگے نو بات سے

اے بندہ گر تجھ کو بھی کچھ ہو دے رنج / پان اپنے کے ... سنے تو اسکو گنج

یہاں تو ہم لڑنے کو بھی ہر دو گھٹ / نعل گھوڑے کے لگاتے ہیں الٹ

جنکو ہے اس راہ کی کچھ معرفت / جانتے ہیں رنج کو راحت مفت

سخت مرداں دھو کے اپنے جیو سے ہات / خون دل کھاتے ہیں رہتے سنگات

حکایت شیخ ابو سعید کی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ منہا کو کہی کوئی پیرزن / کچھ سکھا مجھ کو خوشحالی کے جتن

جو کروں میں ورد اسکا روز و شب / تا مگر یہہ زنگ دل کا جائے سب

سوال کردن مرغی دوازدهم

جواب دادن هدهد اورا

حکم جز حق سے جو کوئی طاعت کرے ۔ وہ کتے کی خصلت خاصیت دھرے
گرکتا محنت کیا تو کیا ہوا ۔ کچھ اسے حاصل نہین غیر از جفا
حکم حق سے جو کوئی طاعت کیا ۔ اجر اسکا اک جہان سے بھر لیا
حق نے جو فرمایا وہ لانا سبھا ۔ کچھ نہین اپنا تصرف یہان روا

حکایت پادشاہ کہ شہر را آراستن حکم فرمودہ و خود در میانش آمدن

کوئی چلا تھا بادشاہ اپنے نگر ۔ حکم فرمایا رکھین رستے سنوار
پس ہزاران لوگ ہر اک جا بجا ۔ حکم تھا جو شاہ کا لائے بجا
چوک اور بازار اور رستے سنوار ۔ زیب و زینت سے کیا رشک بہار
اطلس و زربفت و دیبا سے نگار ۔ سب دوکانونکو کیا وہان زرنگار
زر و گوہر لا رکھے تھے جا بجا ۔ مشک و عنبر سے کیا تھا خوش ہوا
سیر کرتا شاہ جب آیا وہان ۔ یہہ تماشا کچھ عجب پایا وہان
شہر اپنا دیکھ کر آراستہ ۔ چوک اور بازار ہر اک راستہ
قیدیان جو تھے بندیخانہ سے ۔ سو تھا کچھ نقد جان بن ان کنے
کوئی کٹا یا سرکو اور کوئی پانو ہاتھ ۔ بس رکھے دوکان پہ عضوی ساتھ ساتھ
سیر کرتا شاہ جب آیا وہان ۔ جسجگہہ تھے بندیان وہ خونچگان
وہان اتر گھوڑے سے شہ سبکو بلائے ۔ لطف سے منہہ ہاتھ ہر اک کے دہلائے

بندگی سے حکم پر چلنا بھلا — حکم سے اک ہوئے نا ٹلنا بھلا

حکایت شیخ قطب عالم بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم بابرکت نامدار — خواب دیکھا اس وضع سے ایکبار

جو امین اور ترمذی اور بایزید — راہ سے جاتے ہین باگفت و شنید

ہین گئے دونون نے مجھکو پیشوا — مین بھی انکے حکم سے آگے ہوا

بعد ازان ہشیار ہوتے گئے بچار — جو وے کیون وہ بزرگان مجھہ قار

نا وسی تعبیر اسکی کچھہ مگر — آہ بیخود ہوگیا تھا اک سحر

سو بدرقہ ہوگے رہ کا آہ او — لیکے پہنچایا مجھے درگاہ او

جب ہوا درگاہ سے مین فتح یاب — غیب سے آیا مجھے تب یہ خطاب

جو جتنے ہین درجہان پیر و مرید — سب منگے ہین مجھسے لیکن بایزید

نین منگا وہ مجھسے کچھہ میرے بغیر — مطلب اسکا مین ہی تھا باقی سو غیر

جب سنا اس رانکو مین یہہ خطاب — پس کہا نا یہہ نہ وہ مجھکو صواب

کیا رہا جو مین ابھی تجھسے منگون — رنگ سے خواہش کے اپنا دل رنگون

کیا منگون تجھسے جو مجھکو ورد نین — گر منگون تجھسے تجھے تو دور نین

حکم تیرا بس ہے مجھکو مانگنا — خوب ہے فرمان مین سنتے پیا

جب کیا یہہ حرف میرے دلمین جا — تب کئے مجھکو بزرگان پیشوا

ہوئے جب گر یہہ بندا فرمانین — مہر اسکی ہو میان کی جا نمین

حکایت شیخ ابو الحسن خرقانی

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ یہہ تو خوش وسے ۔ خوش سے یہہ ہوتی ہے اکثر کم کسے

یہہ جوانمردی کی خصلت ہے تمام ۔ سربسر ہے پاکبازو بکنا یہہ کام

راہ بین مولا کے جو کچھ ہے سو دے ۔ بعد ازان اس کا نفع تو دیکھ لے

اس جہان بین دل آپکا سب تو دے ۔ جو بٹا تو اسکو پھر کر تو نہ چھوڑ

دے جلا اک آہ سے سب ایکبار ۔ خاک بین جا بیٹھ ہو کر خاکسار

جب کریگا تو ایسی کو اس وضا ۔ ہووگی حاصل تجھے حق کی رضا

جب تلک گذرا نہین سب چیز سے ۔ شہر سے کیون جائیگا دہلیز سے

ہاتھ اول سب سے تو کوتاہ کر ۔ بعد ازان آگے تو قصد راہ کر

جبتلک تو نہین ہوا یون پاکباز ۔ کر سکیگا راہ تو طے کیونکہ ساز

جواب دادن پیر ترکستان گوید

کیا کہے ہین پیر ترکستان سخن ۔ ہے مجھے بھی دوستی سے یہہ لگن

ایک گھوڑا اور دویم فرزند ہے ۔ دل میرا دونون سے یکجا بند ہے

لائے جو فرزند میرے کی خبر ۔ بخشدون گھوڑا یہہ اسکو شکر کر

بسکہ جب بین دیکھتا ہون یہہ دو چیز ۔ تب ہوس انکو نہین آتی ہے عزیز

شمع صاحب لگ نہین کچھ سوز و ساز ۔ تو تُو کو کہلا ایسی تو پاکباز

پاکبازی کا جو کوئی دعویٰ کرے ۔ سب اپنی آبرو برہم کرے

حکایت ذو النون مصری

گیا بیابان میں چلا تھا ایکدن راہ — جب توکل پر خدا کے کر نگاہ
وان نظر آئے مجھے چالیس تن — خرقہ پوشان اور بیجان بے کفن
عقل میری ہوش سے جاتی رہی — یہہ کہ شعلہ دل منے کھاتی رہی
پس کہا میں جیو میں اے پروردگار — دوستونکو کیون کیا تو خوار و زار
تب دیا ہاتف نے مجھکو یون ندا — کام میرے یونہی ہین ایمرد گدا
دوستونکو یونہی کر دیتا ہون مین — پھر کے انکا خون بہا لیتا ہون مین
جبتلک ہے خون بہا میرے کنے — مارتا ہون دوستونکو تل منے
کیا ہے انکا خونبہا میرا لقا — جس لقا سے پائینگے دایم بقا
روز محشر کو کرونگا سرفراز — دیونگا میں دیدار انکو دلنواز
آئینگے جس روز میرے رو برو — خوف سے اپنے رہینگے سرخرو
دیکھ میرا آفتاب ذوالجلال — محو ہو کر جائینگے سایہ مثال
ہوئیگا جو محو مجھکو دیکھکر — نا رہے گی کچھ اسے تنکی خبر
کچھ عجب ہے انقلاب یہہ محویت — نین کہی جاتی ہے جسکی کیفیت
خرچ کر یہان سر کو اور اسرار دیکھ — خود سے گم ہو اور خدا سا یار دیکھ

حکایت فرعون ملعون گویا

بات جانبازیکی ہاں سن یہہ بیان — جب سے گئے فرعون کے وہ ساحران
خوف کچھ فرعون کا دل میں نہ لا — یونہی بولے حق ہے موسی کا خدا

سوال کردن ...

جواب دادن ...

پنچھی نامہ

حکایت یوسف را در بازار مصر فروختن

لیکے آئی ایک تانہ سوت کا — وہ سو مایہ تھی اسکے قوت کا

پس کہی دلال کو یہہ سوت لے — بیچتا ہے تو مجھے یوسف کو دے

بعد ازان ہنس کہا دلال دو — تو سو کیا اور کیا تیرا تانا ہے یہ

کان یہہ زر کا گنج کان تیرا یہہ سوت — تو دیوانی ہوئی کیا لاگا ہے بھوت

پس لگی کہنے بوڑھی دلال سے — جانتی ہین نہی ہون اپنی ذات سے

لیکن اتنا بس مجھے دنیا مین پاؤن — جو خریدار و نمین یوسف کے کہاؤن

پائے ہر کوئی جگ منے ہمت سے نام — راہ مین مولا کے ہمت آئے کام

دیکھ ہمت بلخ کے سلطان کی — کس وضع کی سلطنت کس شان کی

چھوڑ کر اک پل مین ہو سب سے جدا — کیون لیا مردون نمن راہ خدا

پاک ہمت ہو جو اسکی راہ پر — اس شخص دنیا پہ نین کرتا نظر

انکھیان خورشید سے لایا ہے جو — کب نظر مین لائیگا ذرہ کو وہ

حکایت نالیدن درویش و جواب دادن اورا ابراہیم بن ادہم

کوئی درویشی سے تھا نالان فقیر — دیکھ کر سلطان ادہم اسکی دہیر

ربط سے کہنے لگا اے بے خبر — مفت درویشی ملی ہے تجھ مگر

ہے کے اولاوہ گدائی مبتلا — مول لگتی ہے فقیری کیا بھلا

بعد ازان سلطان کہے اے بدمزاج — مین تو اپنا ملک مال و تخت و تاج

پنچھی نامہ

سیر اس کا عالمی سے بہار | عالم ہشیاری و مستی سے بہار

حکایت مرد دیوانہ کہ بسبب زاری میکرد

ایک دیوانہ زانکو رو رو کے زار | بولتا تھا یہہ جو کیا ہے روزگار
ایک پنجرا ہے کہ جسمین ہم تمام | پھڑپھڑاتے ہینگے جیون مرغان تمام
موئے جب سر سون سٹے سر پوش کاڑ | جسکو پہنچی جا سے اڑ دو بازو کو جھاڑ
اور نہین جسکے پرون سو پڑ رہے | بس پنجرے مین جفا کے اڑ رہے
گر تجھے بھی ہو نہین سگے ہمت کے پر | جائیگا اس قید سے پرواز کر
بند ہے تو اس پنجرے مین جبلک | کر ایسکے بال و پر پیدا مالک
نین تو بال و پر جلا دے تو بھی جل | تا کہ سب سے جا کے پہنچیگا اول

حکایت مرد عاشق با شپرک

کوئی کہا شپرک کو اے بد روزگار | کیون نہین دن کو نکلتا گھر سے بہار
تا نظر آوے اجالا روز کا | منہہ دکھاوے سورج جگ افروز کا
اس اندھارے مین رہیگا کب تلک | گھر کے کھنو مین چھپیگا کب تلک
دیس تیرا سب بد تر ہے سیاہ | رین ہے تیرے پہ ظلم آہ آہ
گر تو دیکھیگا جو مکھڑا سور کا | پائیگا انکھیون مین حصہ نور کا
آدھر تو دیکھ شمس موج زن | کب تلک تو بیٹھا گھر کے وطن
بس کہا شپرک اے بیخبر | کیا مجھے کام آئیگا سورج چندر

پنچھی نامہ

سوال مرغ یازدہم

حکایت اسیر ہونے راجہ ہندو سلطان محمود و مسلمان کردن او را

طبع مین میری جو انصاف سے ہے	بیوفائی سے بھی سینہ صاف ہے
ہوئیگی جسکی طبیعت اسو ضع	کیا جسنا اسکا ہو ویگا کسو ضع

جواب دادن ہدہد او را

پس دیا ہدہد نے اسکا یون جواب	سب سے ہی انصاف کی خصلت صواب
کیا کہون انصاف کی مین تجھسے بات	ہے یہی انصاف سلطانی صفات
تجھسے گر ہو آئیگا انصاف ایک	عمر کے روزے اور نماز و نفلے سے نیک
دلمنے انصاف اپنے جو کرے	سب سے زیادہ وہ جوانمردی کرے
تا کرے انصاف جو کوئی آشکار	باطن اسکا بیوفائی سے ہے خوار
مردنین انصاف جتنے کس کنے	وہ سو منصف وہ کہین اپنے منے

حکایت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

احمد حنبل امام روزگار	کچھ نہین جنکی فضیلت کا شمار
جب فراغت علم سے پاتے تھے وہ	تب بشر حافی کنے جاتے تھے وہ
لوگ انکو منع کرتے خیر خواہ	کیا سبب ہے بشر سے تمنا کو راہ
خلق عالم کے تمہین ہوکر امام	کیا تمہین سر پا برہنہ سے ہے کام
پس کہے احمد کہ مجھکو بیشتر	گرچہ ہے مسئلہ مسایل کی خبر
علم حق میرے سے ہے انکو زیادہ	حق کی پہچانت مین ہے او استاد
جنکے دلمین اسطرح انصاف ہوئے	کیون نہ سینہ آرسی سے صاف ہوئے

میں کیا تو یاد بن لشکر مجھے | دوست سمجھوں یا کہ دشمن تجھے
اس وفاداری سے نے ہے کیوں جدا | کب تلک مجھسے وفا تجھسے جفا
اسطرح گر حق کرے مجھسے خطاب | کیونکہ دوں اس بیوفائی کا جواب
ہی شرم ساری مجھے اسبات کی | سوز دن کا اور زاری رات کی
تو بھی ایدرویش یوں درپیش آ | آہ انصاف وہ وفا درپیش لا
ہے وفا تجھکو تو بعزم راہ کر | میں تو ہاتھ اسبات سے کوتاہ کر
جو ہوا راہِ وفاداری سے دور | ہے جوانمردی میں اسکے کچھ قصور

حکایت غازیان کہ با کافران جہاد کردہ بود

غازی و کافر ہوئے تھے جنگ ساز | آ لگا اسکے بھی وقت نماز
پس رضا کافر سے غازی لیکے پھر | دے نماز اپنی لگے پڑھنے کو پھیر
بعد ازاں کافر کے وقت پر | لے رضا غازی سے جا اشنان کر
ہو گئے اوندھا سر جھکا کر بت کنے | تب کہا غازی اپنے دل منے
یہہ تو اوندھا ہو رہا ہے بیخبر | وقت فرصت کا مجھے ہے خوبتر
کھینچکر شمشیر جب جانے لگا | ہاتف غیبی ندا اسکو دیا
کا نچھوان بے وفا بے اعتبار | خوب عہد اپنا دکھایا استوار
وہ جو تھا بے دین کافر بت پرست | میں کیا تیرے سے عہد اپنا شکست
تو مسلمان ہو کے بدعہدی کیے | کیا کہا جاوے تجھے ایسا ہوے

حکایت قحط سالی کنعان

قحط سالی کلک لگے رونیکو دیکھ
حضرت یوسف نو رقعہ منہہ پہ ڈال
پاس تھا ایک طاس پس اس طاس پر
پیس کوہا یونکو یون اسے یارہو
بعد ازان بولے وے یاران ناشناس
تب کہے یوسف کہ مین بولون بچھان
کوئی تمھارا بھائی تھا یوسف مگر
پھر کے مارا طاس پر یوسف نی ہاتھ
جو تمھین اس بھائی کو صد آہ آہ
پیرہن اسکا رنگا پھر خون سے
بار دیگر طاس کو یوسف بجا
بیچ ڈالے بعد اسکے بھائی کو
کوئی کافر بھی کرے نین اسو صنیع
یہہ سخن سنکر وے حیران تب ہوے
تب تو بیچی تھی فقط یوسف کی ذات
جیون کو تمین ڈال اس آئے سبھی
کیا وہ اندہا ہے جو سنکر یہہ قصا

آب سے جھونکے سر ایک صوے مکھ
تخت پہ بیٹھے تھے با جلال و جلال
ہاتھ مارے تب اٹھا جھنکار یہہ
کیا خبر یہہ طاس کہتا ہے سنو
کیا سمجھے ہمکو یہہ کہتا کیا ہے طاس
طاس جو کہتا ہے سو در از سخن
پاک صورت رشک خورشید و قمر
اس کے یہہ طاس یون کہتا ہے بات
جھوٹ مکرا لے ہین کو تمین بیگناہ
گرگ نے کھایا کہے یعقوب سے
طاس کہتا ہے سنو مجھ سو صفا
جھوٹ کہہ بولے بات مجھ یعقوب کو
جو گئے ہو بھائی سے تم جس وضع
لگے تھے رونیکو سگل ہا لی ہوے
اب اپن بیچے گئے جس کے سات
آپڑے ہین دیکو تمہین یون ابھی
ڈالنے مجھ سے نا بوے حیا

عمر میری گئی سونا کامی سنے | وہیدم بے عقلی و خامی سنے

تو زبان طعنہ کی مجھ سے دور رکھ | عاشق دیوانہ کو معذور رکھ

جان ہے میرے کو معذور ونے | گن مجھے بھی ایک بیطور ون منے

سوال کردن مرغ ہفدہم

ستروان پنکھی کہا جی ہے تلک | عشق کی بس مین جلا ہون نہین بلک

کام میرا عشق سے ہے ہم نفس | سر کو میرے عشق سو ہے اہی بس

عشق نے جب سے کیا سروا مجھے | نین رکھا کچھ جیو کا پروا مجھے

وقت ہی اب جو کرون جیو کو نثار | تاکہ جا دیکھون جمال روی یار

دیکھ کر انکھیون کو مین روشن کرون | داغ دل کو ایک دم گلشن کرون

جواب دادن ہدہد آن مرغ را

پس کہا ہدہد نے تو نین مار لاف | نا ملیگا لاف سے سیمرغ قاف

لاف دعوی عشق کا ہی گز نہ کر | عشق دو نو بات سے ہی دور تر

گر تجھے دولت مددگاری کرے | فضل اور توفیق سب یاری کرے

کھینچکر آپس طرف تجھ کو لجاے | ایکلا خلوت مین اپنے بلائے

تب تیرا یہہ لاف دعوی خوش دسے | بات تیری صدق آوے ہر کسے

جبتلک اسکی نہین تجھ کو کشش | تو کیا کوشش تو کیا اسکی روش

حکایت کسی از بایزید پرسید کہ منکر نکیر در گور چگونہ سوال کرد

جل گیا تھا عشق کی آتش سے جان / سو جو سینے کے جلتی تھی زبان

ہوگیا تھا دل و جان جلکر کباب / جیون مین اسکے صبر نا طاقت نہ تاب

دکھہ سے چھاتی پھوڑ اپنی زار زار / راہ مین بکتا چلا تھا بے قرار

عشق سے جلتا ہے جو جان کیا کرون / اس اگن مین صبر مین کبتک کرون

پس کہا ہاتف نکو تو لاف مار / خواہ مخواہ کیونکہ ہوا ہے خوار وزار

یون کہا درویش پھر الجھا ہون کب / بلکہ وہ الجھا ہے مجھسے یہہ عجب

کیا ہو نہین اور کیا سو ہے اسکی مجال / جو کرون اسکی محبت کا خیال

کیا کیا مین جو کیا سو وہ کیا / ویسے میرے جیون کیا تو او کیا

آگیا الجھا ہے وہ تیرے سنگات / تو اپسکی ایکدن لاتا ہے بات

کیا ہوویگا تو سو ایسی بات مین / لاویگا وسو اس اپنی ذات مین

عشق وہ تیرے پے اپنا کب لگاہی / صنع سے اپنی وہ اپنا عشق لائی

کیا ہی تو اور کیا ہے تیرا کاروبار / ہی جو کچھ سو صنع صانع کا بچار

لاویگا گر تو اپسکو درمیان / نا تیرا ایمان رہیگا نا یہہ جان

ہوش کر اس راہ مین ای بیایمان / ورد یا لطف ہی اسی رہ مین پہچان

حکایت بیرون رفتن سلطان محمود و آمدن بخانہ

ایکدن محمود سلطان کین نگر / جلکے نکلا ایک بھر بھونجے کے گھر

اٹھکے پھر بھونجا تو اضع سے شتاب / لا رکھا آگے خوشی سے نان و آب

کون ہی جو گھر مین اپنے چھوڑ گنج
جا کے بہووہ جنگل مین سو ہو سنج

جواب داون ہدہد

پس کہا ہدہد کہ اے شیطان صفت
یہہ نہی تیری انہین ہے معرفت

یہہ خیال خام اور تیرا غرور
معرفت کے قرب سے والا ہے دور

کر رکھا ہی نفس تجھ کو زیر دست
ہور ہاہے دل تیرا شیطان پرست

مین پنے کے بند مین اٹکا ہے تو
سر سے پا تک پھند مین اکڑا ہی تو

معرفت کا نور تجھ پر نار ہے
وجد مین ہے یہہ خود یکا یار ہے

روشنی یہہ نین تجھے اندھار ہے
بلکہ تیرا نفس تجھ کو یار ہے

نفس سے کی ہی نور کا تجھ پر جھلک
نفس سے گئی مین انگی تیری یہہ جھلک

گرنہ تو اس نور ناقص پر غرور
ذرہ ہوو ہ جب پہچا نین تو سور

نور گر یہہ نفس دکھلاوے تجھے
تو ضلالت مین لیجاوے تجھے

جھلک تجھ کو ہے تیرا مین بنا
تو بڑے پیرو تکو سمجھا اب کھنتا

آنکھ مین اک بال اگر آتا ہے آڑ
وہ سو آتا ہے نظر مین جون پہاڑ

ذوق تیرا ہے تجھے مفسد خیال
تو جو کہتا ہے سو سب بدکا خیال

مین پنے کی جا ہے جب غفلت نکل
تب ہے حاصل حقیقت ہووے کل

مار تارہ نیستی کا دم چشم
نیستی ہووے تو مین ہستی کا غم

ایک ذرہ تجھکو ہستی ہووے تو
کافری اور بت پرستی ہووے دو

مین نہ کہہ ہو مین پنا کچھ مین بھلا | جاکت منے ابلیس آپسکو ست کہلا

خطاب کردن حق تعالی بموسی علیہ السلام

حق تعالی نے کہا موسی سنگات | جاسکے تو شیطان سے کچھ پوچھ بات
پس ملا موسی کو وہ شیطان کہین | بعد ازان ہنسکر اسے پوچھا وہین
پس کہا وہ یاد رکھ تو یک سخن | کر نہ تو ہرگز منی میرے نمن
نین تو ہوگا تو بھی میرے سار کا | مین منی سے رانده اس دربار کا
بال بھر گر تجھ کو باقی ہے منی | حق منے تیرے ہے دوںگر کنی
کام وو مردود ہوا ہے ناکامی ہنو | تا سرانجامی سرانجامی منے
خود نمائی اور خود بینی سے تجھے | بے سخن ہو دشمن دینی سے تجھے

حکایت یکے عابد خود بین گوید

یک کوئی عابد تھا در عہد کلیم | تھا مکمل صاحب قلب سلیم
لیکن اسکو تھا بڑی داڑسی پیار | نت رکھے داڑی کو کنگھی سے سنوار
از قضا دیکھا اسے موسی کہین | دوڑ کر نزدیک آیا انکے وہین
پس کہا اسنے کہ ایسا لا طور | عرض کر میری خدا سی یک ضرور
جو مین کرتا ہون عبادت روز و شب | ذوق نین حاصل مجھے سو کیا سبب
بعد ازان موسی گئے جب طور پر | حال عابد کا کہے رب سے مگر
پس کہا حق نے کہ بولو اسکو جا | ذوق تو طاعت کا پاوے ازکجا

سوال کردن مرغ نوزدہم بہدہد

پس کیا انیسوان پنچھی سوال ‏— کبہون سفر مین جیو رکھا جاوی سنبھال
رہنمائی کر مجھے اس بات کی ‏— تا ہمت ہووی مجھے تجھ سات کی
بول ایسی بات مجھ سے تو ضرور ‏— جس سے آسان ہووے مجھ پر راہ دور
دلکو دوں مین کس طرح کی جمعیت ‏— تا کہ ہووے تفرقہ سے تمشیت

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ دلکو شاد رکھ ‏— طبع کو وسواس سے آزاد رکھ
یاد حق سے رکھ تو اپنے دلکو شاد ‏— جب بسر جاوے تو کر تو اسکو یاد
شادی جان پہ مردان اس سے ہے ‏— زندگی چرخ گردان اس سے ہے
تو بھی اب شاد ہے دایم زندہ رہ ‏— شو تمہین جون آسمان گردندہ رہ
اس سے بہتر کیا ہووےگا ای فلان ‏— ہوویگا تو جس سے یکدم شادمان

حکایت وعظ گفتن عزیزی بخلق خدا

کیا کہا ہی خوب کوئی صاحب نفس ‏— شاد ہو تمہین یاد سے ستر برس
جب مجھے رب سار کا ہیگا دہنی ‏— پاک مطلق نام جس کا ہے غنی
تجھکو یہہ غفلت کی سر پہ پھول ہے ‏— خلق کے عیبون مین تو مشغول ہے
کب تجھے یاد آویگا پروردگار ‏— تا خوشی سے گذرے تجھکو روزگار
عیب جوئی سے اول آزاد ہو ‏— پس خدا کی یاد سے دلشاد ہو

حکایت شیخ بو علی

بعد مدت کے ہوا وہ عشق سرد — رنج سے پایا خلاصی شیر مرد
نظر مین آئی سفیدی نار کی — بعد ازان پوچھا کہ ای زن پیار کی
آنکھ پر تیری سفیدی آئی کب — وہ کہی تیرا ہوا کم عشق جب
عشق مین تیرا ہوا نقصان جون — عیب پیدا ہوکے آیا مجھ کو یون
ای جو غفلت کا ہی تیرے دل مین شور — دیکھ لینے عیب تو ایمرد کور
عیب کب اگ خلق کے دیکھیگا تو — دیکھے اپنے کو تو سمجھے کر عیب کو
عیب تیرے تجھ نظر آوینگے جب — عیب لوگون کے نظر مین آوین کب

حکایت دیگر براین حکایت

مارتا تھا محتسب کس مست کو — مست نے بولا کہ اے بدمست تو
مفت کے کھا کھا کے سب ٹکڑے حرام — تجھ کو مغروریکی مستی ہے تمام
مست تر مجھسے زیادہ تو دسے — نین وے مستی تیری دستی کسے
مجھ پہ ناحق تو زبردستی نکر — مستی اپنی دیکھ بدمستی نہ کر

سوال کردن مرغ بستم بہ ہدہد

بیسوان پنکھی کہا اے رہنما — مین اگر پہنچا تو مانگون شے سو کیا
فضل جب میرے پہ ہو درگاہ سے — نین سمجھتا کیا منگون مین شاہ سے
چیز جو خوبی کی ہو سو مجھ کو بول — تا منگون مین شاہ سے وہان دل کھول

جواب دادن ہدہد اورا

حکایت حضرت داؤد علیہ السلام

حق کہا یون حضرت داؤد کو — یون میرے بندوں کو جاکر بول تو

گرنہ مین دوزخ بناتا نا بہشت — بندگی میری تھی تمنا کو زشت

گرنہ مین پیدا جو کرتا نار و نور — کیا عبادت مین انھے کرتے قصور

گرنہ ہوتا خوف میرا اور رجا — کیا نہ لاتے بندگی میری بجا

ہے روا سب کو جو مجھ سجدہ کرین — صدق سے میری عبادت سب کرین

بول بندوں کو جو کینچے سب سے ہاتھ — بندگی میری کرین دل جان سات

ہے جو کچھ دو جگ منے میرے سوائے — ذرہ ذرہ توڑ کر سب کو جلائے

جب وہ سب جل بلکے ہوجاوے بھسم — نار ہے اسمین رتی کچھ بیش و کم

مین اسم کو بھی اڑا دیوے تمام — تا کہ حاصل ہوئے قربت کا مقام

جسکو دیتا ہے بہشت اور حور وہ — اسکو رکھتا ہے اپس سے دور وہ

حکایت سلطان محمود کہ ایاز را سلطنت بخشیدہ بود

بردہ تھا سلطان غزنی کا ایاز — شاہ نے اسکو کیا یون سرفراز

پادشاہی تخت و افسر سب دیا — ملک و کشور لاؤ لشکر سب دیا

پس کہا جا تخت پر بیٹھ اے ایاز — ملک کو دے قول لشکر کو نواز

خلق و عالم شاہ کا یہہ دیکھ رنگ — ہو رہے حیرت سے اپنے دلمین دنگ

پس لگے کرنے کو آپس آپ بات — نین کیا کوئی شاہ یون بندے سنگات

حکایت

دوستونکو آخرت سب دے تمام — مین تو ہون بیزار دونوسے مدام

نادنی نا آخرت چاہیے مجھے — گر تو میرا ہی تو کیا غم ہے مجھے

ہرگز ان دونون سے مین پر کم نہین — گر تو ہی مجھہ مہربان تو غم نہین

گر دو عالم پر کرون کوری نظر — جانتی ہون اس نظر کو کفر کر

جسکو وہ رب ہا تو سب کچھہ ہے اُسے — دو جہان مین رونق و رنگ ہے اُسے

بت ہی تیری راہ کا اسکے سوائے — کفر ہی گر جسکو بھی خاطر مین لائے

حکایت سلطان محمود غزنوی و ظفر یافتن بر سومنات و [illegible]

شہر سورٹھہ پر جو شاہ غزنوی — جبکہ پائے غیب سے فتح قوی

ہندوؤنکا بت جو تھا وہ سومنات — از قضا آیا مگر سلطان کے ہات

جمع ہوکر ہندوان آنے لگے — زان برابر بت کے زر دینے لگے

پادشاہ نے زر پہ نا رکھہ کر نظر — بت کو فرمایا کہ ڈالین پھوڑ کر

پس کہے لوگان کہ زر لینا اچھا — لشکری کو بانٹ کر دینا اچھا

شاہ بولا مجھہ کو یہہ ڈر ہے بڑا — جو مجھے آذر برابر کہا

حشر مین آواز دیویگا سروش — جو وہ بت گر ہی تو یہہ ہے بت فروش

بعد از ان اس بت کو ڈالے توڑ کر — اٹھہ من اس سے نکل آئے گہر

جب سنا ہی تو وہ آواز الست — مدت بلی کہتے ہے کر کوتاہ دست

جو اول سے تجھہ کو وہ اقرار ہے — اب تجھے کیا سے انکار ہے

پنچھی نامہ

وضرب زدن براو در زندان فرستادن حکایت یوسف زلیخا

پس دیوانے کو بلا شاہ جہان | کھول کر اپنا کہا راز نہان
تب کہا دیوانہ سن اے بادشاہ | یہہ سنوارا کار تیرا سب اے الہ
بار دیگر تجھے ہے اس سے کام | بانٹ دے سارا فقیرونکو تمام
جسنے یہہ نصرت دیا ہی تجھکو آج | اسکو سب معلوم ہے تیرا مزاج
بعد ازان محمود نے وہ مال سب | کل فقیرونکو دیا در حال تب

سوال کردن مرغ بیست و یکم

بعد ازان آیا پنچھی اک سوان | پس کہا اے پیشوا ہو رہ روان
کیا ہی لایق چیز اس درگاہ کے | جو لیجاوین ہم نذر اس شاہ کے
دست خالی نہین روا جانا وہان | تحفہ لازم ہے کہ لیجانا وہان

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ یہہ بولا بجا | جو نہین کچھ وہان سو تو یہان سے لجا
جو لیجاویگا یہان سے وہی سب | زیبہ کہ وہان کو لیجانا کیا سبب
علم ہے وہان حکمت اسرار ہے | طاعت روحانیان بسیار ہے
کیا نہین ہوہون تجھے مین انفلان | عاجزی اور درد دل و سوز جان
گر تو لیجاوے تو یہہ مقبول ہے | شاہ کن وہ تحفہ معقول ہے
گر کرے تو درد دل سے ایک آہ | کوئی اسکی جاے گا تا پیشگاہ
خاص جاگہہ آہ کی ہی سوز جان | پوست اسکا کیا ہے نفس بی گمان

پنچھی نامہ

گرچہ بیٹھی خلق کر ساری غمین ٭ آہ اک ماتم زدہ بیکے کر نگین
گر تجھے بھی وہ لگے اندر درد ہے ٭ سینے بیچ اور مثل جون فرد ہے
عشق کا جس دل سینہ ہی تاب و تپ ٭ کب خوشی اسکو رہیگی روز و شب

حکایت یکی غلام کہ از دنیا دست شستہ بود

کوئی صاحب کو تھا یک زنگی غلام ٭ وہ سولیتا وہ تا تختہ و شبانہ سے تمام
رات ساری وہ غلام پاکباز ٭ صبح تک کرتا تھا دایم وہ نماز
تا کہا صاحب کہ ای مرد خدا ٭ جب تو جاگیگا مجھے بھی وسے جگا
مجھی وضو کر کے کروں تجھ سنگ نماز ٭ پس جواب اسکو دیا یون پاکباز
نار جلتے وقت بیڑا اکھائے جب ٭ وہ جگاؤ کہئے تو مجھ کو کیا عجب
اسے وہی گر تجھ کو ہو گا درد دین ٭ آپ سے تو آپ جاگیگا یقین
جب جگاویگا تجھے بھی اور کوئی ٭ وہ عبادت اسکی ہے تیری نہوئی
جسکے دلمین دین کا کچھ درد نین ٭ سر پہ انکے خاک باد او مرد نین
درد سے ہی اصل مین جسکی سرشت ٭ محو اسکے آگے ہے دوزخ بہشت

حکایت بو علی طوسی را خبر دادن از بہشت و دوزخ

بو علی طوسی کہ پیر عہد سے تھے ٭ دین کے رستے مین صاحب جہد تھے
جس مکان پر وہ رکھتے ہونگے قدم ٭ وہان تلک پہنچا ہو ویگا اور کم

پنچھی نامہ

پس کہا ہدہد نے سن پنکھی سنگات — راہ مین پہنچا ہی تو وادی ہی سات
جو فرشتونکو نہین معلوم لیک — کوئی وہان سے جاکے پھر آیا نہ ایک
جو گیا ہے وہ رہا ہی وہان اٹک — پھر نہین آیا ہی کوئی تیسہے پھٹک
ہے اول وادی طلب کی سخت تر — عشق کی وادی ہی دوسری پرخطر
معرفت کی تیسری وادی ہی پہچان — وادی استغنا کی چوتھی الیسجان
پانچوین توحید کی وادی ہی پاک — ہے چھٹی حیرت کی وادی خوفناک
ساتوین ہے وادی فقر و فنا — اس سے آگے رہ نہین سو کہنا کیا
وہان کسو کا نا رہے کسکو روش — گم ہے سب راہ وروش الا کشش

حکایت وادی طلب

جب تو وادی مین طلب کے آئیگا — دمبدم ہر ہر قدم دکھ پائیگا
ہر گھڑی پیش آئینگے سو سو بلا — آسمان اس سوز کا ہی اک جلا
کام ہر کوشش یہان کے سربسر — رہے سدا کوشش منے ساری عمر
مال کا یہان ترک کرنا ہے ضرور — بالک اپنا چھوڑ کر جانا ہے دور
لہو پانی کرکے دکھلانا ہے یہان — جیو کو رنج دورہ مین پاتا ہی یہان
سب علایق سے تو اپنے دلکو تور — جسپہ تیرا پیار ہووے اسکو چھوڑ
جب گنوا دیگا اپسکے سب صفات — تب دکھاویگا تجھے وہ نور ذات
ہوویگا جب دل پہ وہ نور آشکار — یک طلب سے ہوینگے چندین ہزار

حکایت حضرت امیر المومنین

دیکھو بارے سر کو وہ ہی سو کیا | گر خدا کاٹے میرے سر کو تو کیا
جو نہ تھا ابلیس کا سر خاک پر | سر سے مولا کو نہ تھا پھر نظر
پس کہا حق نے کہ ای جا سو سراہ | تو کیا ہے اب سو مولا پہ نگاہ
گنج پنہان تھا سو تو دیکھا عیان | تجھ کو مارون تا نہ ہووے ور جہان
بادشاہ جب گنج رکھتے ہین کہین | مار رکھتے ہین رکھن مار یکو وہین
تو سو میرا گنج دیکھا آشکار | سر کٹاتا تو کیا حال اختیار
پس کہا ابلیس دے مہلت مجھے | جو کیا ہون یہہ عبادت کبھی تجھے
تب کہا حق تجھ کو مہلت ہی دے | طوق لعنت پاؤ گا تیرے گلے
جو کیا ہی اسو فتح بد بختی | دور ہو جو ہے تو میر العنتی
پس کہا ابلیس کا سے پروردگار | کہ جو کچھ کرتا ہے تیرا اختیار
لعن بھی تیری ہے رحمت بھی تیری | جو تو دیوے مجکو سو قسمت میری
مجکو تو لعنت ہے تیرے پاک تین | زہر بھی ہوتا کہ سب تریاک تین
نہاٹی ہے خلق جب لعنت ہے اب | مین لے لیتا ہون سر پا ادب
گرد عالم کو کیا ہون مین قبول | بس نبدا ہون لعنتی ہین پر فضول
آدمی کو اس وجہ ہوتا طلب | ہین تو دعوی سر سے چھوٹا ہی سب
ڈھونڈھتا ہے تو مگر پاتا نہین | کیا او گم ہے گم طلب ہے تجھ یقین

حکایت شیخ شبلی بوقت سفر کردن از دنیا

ہنس کے بولا کیوں تو ہوتا ہے ہلاک ۔۔ خاک میں کان پائیگا وہ دریاک

پس کہا مجنوں کہ ڈھونڈھتا ہوں مگر ۔۔ کہئیں بہتا لیلی سے ملے مجھکو کنک

حکایت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

یوسف ہمدان امام روزگار ۔۔ صاحب اسرار و شیخ نامدار

کیا کہے ہیں وہ زمیں سے تا گگن ۔۔ گر تو دیکھے کھول کر اپنے نین

ہے سبھی ہر روز یعقوب وگر ۔۔ پوچھتا ہے اپنے یوسف کی خبر

درد ہوتا مرد کو اور انتظار ۔۔ صرف ان دو تو نہیں کرنا روزگار

گر نہیں وہ دونوں بھی تجھکو تو بھی تو ۔۔ ڈھونڈھتا رہ شوق سے اسرار کو

صبر لازم ہے طلب میں مرد کو ۔۔ کان سے لیکن صبر اہل درد کو

صبر کرنا ہے تجھے یہاں خواہ مخواہ ۔۔ پائیگا اُسے تو بھی یک روز راہ

جیونکہ ماں کے پیٹ سے جیوتا بچا ۔۔ ہوا اسکا آپ پیتا ہے بچا

تو بھی باطن میں ایسے رہ رہیں ۔۔ خون دل کھا ہیچ و غم کو سہہ رہیں

سالکوں کے دلیں ہے منزل مقام ۔۔ پارجانی سے نہیں کب انکو کام

تو بھی ہو پی صبر کر مردوں کمن ۔۔ تا کہ حاصل ہووے مطلق وہ سجن

حکایت سلطان محمود غزنوی و خاک بیز

ایک دن جاتا تھا کہیں محمود تیز ۔۔ راہ میں اسکو ملا اک خاک بیز

وہ گیا تھا جا بجا ڈھونڈے گنج ۔۔ کسب میں مشغول تھا باسعی و رنج

کوٹھری کا قفل سے در بند کر — پس کہے دل سے کہ ابدال کیا خبر
وقت ہمت کا ہے کر ہمت جال — کر مدد گاری مجھے تو سے سنبھال
ابدال اب یہہ جو سمجھے کیا کام آ — جیو بیگانہ تنکو میرے ہاتھ لا رے
اس سے آگے زندگیین نین نفا — حیف ہے عاشق کہے گر بے وفا
پس آ سکے تیل سے کپڑے سے بھگا — آگ دیتی شمع کے نزدیک جا
ہو گئی یک پل منے جل بلکے راکھہ — غم سے عالم ہو رہا سب دردناک
از قضا عاشق بھی اس غلغال مین — تھا مگر اپنے پریشان حال مین
دیکھہ کر جو یہین وہ گد ہگتی انگار — جا پڑا اک آہ کر بے اختیار
ہو گیا اک پل منے وہ بھی فنا — جا ملا اس آشنا سے آشنا
عاشقان تو یون فدا کرتے ہین جان — تو کہان اور تجھہ کو یہہ ہمت کہان

حکایت عاشق شدن گدا بر ایاز

کوئی گدا پیدا کیا عشق ایاز — ہو گیا ساری جہان مین فاش راز
باہر آیا جب ایاز شہسوار — دوڑتا آگے یہہ جاتا خاکسار
جسطرف جاتا تھا وہ گھوڑا دوڑا — یونہی ہوتا اسکے آگے وہ گدا
کوئی کہا محمود کو جا کر مگر — ہے گدا عاشق ایاز خاص پر
دوسرے دن کو ہوا سلطان سوار — ساتھہ اسکے وہ ایاز کامگار
وہ گدا عاشق بھی تب ہمراہ ہو — دوڑتا تھا خوش خوش آگے بیشتر و

کوئی کے تو مغز مین ہے بوئے وصل
لیکیا ہے مجھسے کوئی گوئے وصل

بعد ازان سن کے کہا سن اے گدا
ہے گدا اور کوئی تو مفلس سدا

گر تو مفلس ہے تو لا اسکی دلیل
مفلسی کی کیا وضع کیا ہے سبیل

پس گدا بولا کہ مین مفلس نہین
مفلسی کی صورت مجلس نہین

جبتلگ یہہ جیو ہے میرا تن منے
ہون نہ صادق مفلسی کے فن منے

جب نکرونگا جیو جانان پر نثار
مفلسی کا ہوئیگا تب اعتبار

تو بھی اے محمود اب ہو جانفشان
جانفشانی عاقبت کا ہی نشان

بات اتنی کر کے وہ مفلس گدا
جی کیا اک پل مین جانان پر فدا

یہہ تماشا دیکھ کر محمود شاہ
دل منے کیا کیا افسوس آہ

نین جلگ یہہ کام تا ہر مرد کو
جانتا ہے کیا وہ عاشق درد کو

حکایت لیلی و مجنون کہ عاشق صادق بود

لوگ لیلی کے کہے مجنون کتین
چھوڑتے تھے تا ایس محلت کتین

ایکدن جنگل مین جاکر ہو بتنگ
پوست دنبہ کا لیا وہ کس سے منگ

بعد ازان اس جلد کو تن پر پہن
سر کو نیچے کر ہوا وہ تیر تمن

پس کہا راعی کو اے صاحب شرف
تانک دنبوئن مجھے لیلی طرف

تا مین دیکھون دور سے لیلی کو جا
لے ثواب اتنا برائے کبریا

بعد ازان یہہ سخن راعی نے سنا
جون کہا مجنون نے اسنے یون کیا

حکایت

ایک عاشق تھا دیوانہ سا جو
سو رہا تھا نیند میں اک گور پر
از قضا معشوق نکلا جاکے وہاں
نیند میں عاشق کو دیکھا ناگہاں
پس جیب میں اک [illegible] لکھا [illegible]

بہو انسو پڑتے ہیں اسکے چکسے ڈھل — بھو ہیں یہ جاتے ہیں وہ کنکر سنگل
وے کنکر ہاتھ یاد لگے جڑ ہیں — حشر تک افسوس کے انجھوں جھڑ ہیں
کیا ہی انسان وہ پتھر کا ایعز یز — علم ہے جا جہین کو کرے لے تمیز
علم بے جو یوں ہو گا سنگ سخت — ننگ ہے بے ہنر ہونگے ایک لخت
سلکہ ہی تاریک یہہ تحت سرا — علم کا جوہر ہے اسمیں رہنما
علم کا گوہر اگر تجہہ ہاتھ آئے — رہنما اپنا تو اس ظلمت میں پائے
یہہ وہ گوہر ہے کہ اسکندر جیسے — لیوکر ظلمت میں بولا ہر کسے
پس لیا کوئی اس گوہر کو کوئی نہیں — جب نکلکر آئے ظلمت سے وہیں
وہ گہر آخر ہوا یوں بے بہا — سب نے وے یکطرف افسوس کہا
جن لیا تھا وہ گہر پستا گیا — بہت سی کیونکر نہ میں لی آگیا
جن لیا نا وہ بھی پستایا بہت — دلمیں نالینے کا غم کھایا بہت
ہو وہیں اس گوہر کے پستائی سے ہنے — جو لیا اور نہیں بھی وہ دو نو جنے
تو تو اس ظلمت سے ہے اسے بے خبر — ہے سکندر کی نمن بے راہ بر
علم کا گوہر اگر پایا ہے تو — دو جہانکا راہ بر پایا ہے تو
جب تو یہاں سے جائیگا چلکر وہاں — بار ہیگا یہہ جہان نا وہ جہان
وہ جہان دو نو جہان سے ہے جدا — نہیں ہے تن جان تن جان سے جدا
دو جہان بہار وہ درگاہ ہے — وہاں تو انسان خاص کا جاگاہ ہے

در بیان وادی چہارم

در حقیقت استغنا گوید

کوئی چوکیدار عاشق کین ہوا
نیند سے ہوگئی بیگانی اسکی نین
شور سے شب کو جگاوے خلق کو
کب نقارے پر لگاوے جا کہم
پس کہا کوئی شخص اس بیخواب کون
جاگتا کبتک ہے بیگار رات ودن
بعد ازان عاشق دیا اسکو جواب
اصل مین اول سے چوکیدار تھا
جسکو ایسا دکھ یہہ وکھ جب ہوئیگا
ہووے چوکیدار کو سن خواب کب
مرد عاشق جبکہ چوکیدار ہووے
جاگتا رہ تو بھی ایعاشق یونہین
پاسبانی دلکی کرتا رہ مدام
چہپ رہے ہین چور تجھ مین چوکدھن
جب نگہبانی کریگا دلکی تون
جسکو اس رستے مین درد دل ہوا
جسکے انکھون سے ہو دیگا خواب دور

خواب وخور آرام اسکا گم ہوا
گم ہوا دل سے صبر اور اسکا چین
پھاڑ لیوے ناحق اپنی حلق کو
کب اٹھاوے شور غوغا کا الم
آشنا اکدم کبھی ہو خواب سون
کبتلک یہہ رنج سو سیگا کٹھن
کسطرح میرے ہین مین آوے خواب
اور ایک لبر کا بین عاشق ہوا
کسطرح سکھ سے کبھی وہ سوئیگا
اشک بین عاشق کے منہہ پر آب کب
خواب اسکے نین کا کب یار ہووے
خواب عاشق کو ذرہ لایق نہین
پاس دل کے ہے سو چورونکا مقام
جو ہر دل کو بہت ساکر جتن
معرفت اور علیش ہوگا آپ سون
جاگنے سے معرفت حاصل کیا
وہ سو دل بیدار لیجاوے حضور

پنچھی نامہ

صد ہزاران تن چھٹے جب روح سوں ۔ بن گئی تب ایک کشتی نوح سوں

صد ہزاران خاکیں جب سر ہوئے ۔ تا خلیل اللہ صاحب سر ہوئے

صد ہزاران جب گئے طفلوں کے سیں ۔ تا ہوئے موسیٰ کلیم اللہ انیس

صد ہزاران جب ہوئے زنار بند ۔ تا ہوئے مقصد سے عیسیٰ ارجمند

صد ہزاران جان و دل تاراج آئے ۔ تا محمد ایک شب معراج پائے

تا نکیو قدر نہ جو نا کو وتا ن ۔ کچھ تو تو قربان کر کچھ ایضاً ان

گر ہزاران دل جو دیکھا ہی کتاب ۔ تو سمجھ لے جو نکو دیکھا ایک خواب

گر ہزاران جیو سے خالی ہوئیں تن ۔ وہ سو اس دریا میں ہے شبنم مثن

بے نیاز یکا جہا نہیں نہیں حساب ۔ گر چہ ہو وے یک جہان سارا خراب

جھڑ پڑیں گر انجم و افلاک سات ۔ پیڑ سے جیو پڑا ایک جھڑ کے پانت

گر عدم ہو جاوے دنیا چار دانگ ۔ تو سمجھ چیونٹی کی ٹوٹی ایک ٹانگ

گر دو عالم ہو کے جاوے سب عدم ۔ سنگریزہ جان ریگستان سے کم

نا رہے گر جن و انسان کا اثر ۔ جانتے ہیں ما ہو کیا یک سندر

یہہ جہان گر خاکیں ملجاوے تو کیا ۔ شبنم سے جون کسی یک مو کم ہوا

جز و کل گر ہو کے جاوے سب عدم ۔ تو سمجھ لے گھانس کا ایک پانت کم

ہو کے جاوے گم اگر یہہ چرخ تند ۔ سات دریا میں پڑا گویا کہ بند

حکایت اشارۂ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

برقِ استغنا سے پر جب کڑکڑک ۔۔۔ جل اٹھے سو سو جہان یکدم بھڑک
تو نہ رکھ اس برق کا کچھ دل مین چاک ۔۔۔ ایک جہان جلکر گیا تو کیا ہی باک

حکایت کسے کہ او را ہاتف آواز دادہ بود

جب نجومی پاترا کرنے منگے ۔۔۔ خاک تختے پر بچھا لکھنے لگے
پس کرے وہان نقش دھرتی اور فلک ۔۔۔ چاند اور سورج ستارے یک بیک
بعد ازان اسپر لکھے بارہ برج ۔۔۔ کئی ستارونکا تنزل کئی عروج
کہین نحوست کہین سعادت کر دکھائے ۔۔۔ سونکا گھر کہین جنم کا گھر دکھائے
کچھ رہا نین جب حساب نحس و سعد ۔۔۔ پس لگے تختے کو جھٹکنے اسکے بعد
ہووے پلین وہ نقش تب بے نشان ۔۔۔ اس جہان کا نقش بھی ایسا ہی جان
نین ہا یہ استغنا کی گر تیرے پین تاب ۔۔۔ جا کنارہ بیٹھ کیا تجھ کو صواب

حکایت مگس شیرینی شہد را دیدہ بطمع در خم شان درشدہ بود

مگس نے بولا از دلگوئی اہل راز ۔۔۔ ہوگیا جب پردہ اسرار باز
ہاتف غیبی کہا تب اسکے سنگ ۔۔۔ ای فلان کیا مانگتا ہے تو سو منگ
پس کہا وہ کیا منگون جو انبیا ۔۔۔ سب جنم سو سہے ہین نت رنج و بلا
ہے جو کچھ رنج و بلا جگ مین جتا ۔۔۔ انبیا پر اسے اگلا تھا و تا
جب نبیونکو یہہ بلا ہووے نصیب ۔۔۔ پاؤنگا راحت کہان سے مین غریب
بس یہی مین عزت نہ مین خواری منگون ۔۔۔ خوب ہے جی درد سے والکو نگون

اٹھ کھڑا ہو کاٹ سودائیکی باٹ — جیو کی پروا چھوڑ دے اور دلکو آٹ

جب تلک اس جگ سے ہے جہان سے منی — گشت رہی پر شرک کی یہان سے منی

حکایت عاشق شدن خرقہ پوش بہ دختر سگبان

کوئی تھا کین شیخ مرد خرقہ پوش — دختر سگبان پہ کھویا عقل و ہوش

سو گیا یون عشق مین اسکے زبون — جو چلا دل سے ابل کر موج خون

دیکھنے کو نکلے ولیکن دھر امنگ — سو ہے شب کو کتونکے جا کے سنگ

بان کو جب دختر کے سن ہوئی یہہ خبر — پس کہی اے آ لگ تو کام کر

جا لگتے میرے جتن کر ایک سال — مذہب گبری و سگبانی سنبھال

گر تو عاشق ہے تو کر یہہ کام نقد — پس تجھے لڑکی دیونگی کر کے عقد

شیخ تھے جون عشق پر ثابت قدم — پس کہے اسکا نہین ہے مجھکو غم

دہی چلے دہر کے کتونکے لیکہ ہاتھ — خوش لگے کرنے کو خدمت دن رات

تا ملا بازار مین کوئی دوستدار — پس کہا ان کیا کیا تو اختیار

زہد مردون کے منن کر تیس سال — کیون ہوا سگبان گبر بد فعال

پس کہا عاشق نکر قصہ دراز — گر سمجھتا نہین تو اس پہ دیکہ راز

حکمت تقدیر سے چارا نہین — جو ازل ہی ہے سو سب ہووے یہان

کسکو ہے معلوم یہہ علم قدیم — عاقبت کیا ہوئیگا سو اے ندیم

گر خدا چاہے تو میرے ہاتھ سے — یہہ کتے دلوے چھڑا اس بات سے

حکایت مرد دیوانہ کسی از واحوال جہان پرسید

کسن دیوانیسے کہا یون کوئی عزیز — بول مجہہ کو یہہ جہان کیا ہی سو چیز
بس کہا وہ یہہ جہان ہی نام و ننگ — ایک درخت موم ہی سو بہانت رنگ
جب رگڑ ڈالین آسے یون لیکے ہات — ہوئیگا سب موم بلکہ ایک ذات
جونکہ یہہ سب موم ہی بہی کجہہ نہیں — جانتی ہان کس فراتکی خواہش نہیں
ہوئی جب یک سو دوئی کجہہ نا رہے — یہان تو کوئی یہہ سہجے نا وہ کہے

حکایت بو علی قلندر کہ پیرزن یکرقعہ نذر آوردہ بود

ایک بوڑھی بو علی کے پڑ گلے — رقعہ زر کر نذر بولی کہ لے
شیخ بولے کہ مجہے ہی عہد یون — جو خدا یا دے مگر کس سے نہ لون
بعد ازان بولی بوڑھی اے بو علی — نین گئی تجہسے ابہی تک احولی
مرد یہان ہرگز نہ جانے کسکو غیر — ہے اگر کعبہ و گر ہے نقش دیر
جو کوئی ان نین پر دل نا رکہے — ذات سے حق کے ہمیشہ مل رہے
وہ کبہی دیکہے نہ غیر از حق کسے — وہ نجانے غیر حق مطلق کسے
وہ سو اسکے ساتہہ اسے اسمین جم — اور جدا انینون صفتسے ہے جسم
بحر مین حدث کے جو کوئی گم نہین — شکل ہے مردم کی پر مردم نہین
عاقبت بکروز دہ خورشید غیب — نہہ دکہادیگا اپنی کا کہول جیب
جو ملا خورشید سے آپکے سو — نیک و بد سے اپنے فارغ ہی سو وہ

پنچھی نامہ

حکایت سلطان محمود و گفتگوی ایاز

نیست ہوکر ہست کا لیتا ہی شان ۔۔۔ نین بھی ہی یہہ نین مطلق پہچان

حکایت حضرت لقمان کہ دعای از جناب کبریا کردہ بود

کرد عا لقمان کہے ہین یا اکہ ۔۔۔ مین بندہ بوڑھا ہون ادر سر پا درا
پس کہین بوڑھے بندیکو شاد کام ۔۔۔ کرکے آزاد اسکو نا فرمائین کام
مین عبادت بین کیا ہون سر سفید ۔۔۔ مجھکو بھی آزادگی کی ہے امید
پس کہا ہاتف کہ سن اے بندہ خاص ۔۔۔ بندگی سے جو منگے ہووے خلاص
عقل اسکی ہووے کم تکلیف جاے ۔۔۔ چھوڑ کر دو تونکو اس درگہ مین آے
شیخ نے بولے کہ مین منگتا ہون تجھہ ۔۔۔ عقل اور تکلیف نین درکار مجھہ
پس یکایک ہوگئے دیوانہ شیخ ۔۔۔ عقل اور تکلیف سے بیگانہ شیخ
پس کہے کوئی یہہ گر کھو تو تمھین ۔۔۔ بند نین تو کیا ہوا بولو تمھین
یہان نہ بندگی اور آزادی رہے ۔۔۔ دل نے کچھ غم نہ کچھ شادی رہے
ذ صفت ہون اور نہ ہین بن لے صفت ۔۔۔ مرد عارف ہوئے ہے نین معرفت
نین سمجھتا مین ہون یا تو سر آ رہے ۔۔۔ ہوگیا سب محو مین تو نا رہے

حکایت عاشق و معشوق گوید

کہین ہوا معشوق کسکا غرق آب ۔۔۔ عاشق اسکا بھی پڑا جا کر شتاب
ڈوبنے دو تو لگے پانی مین جون ۔۔۔ تب کہا معشوق نے عاشق سے یون
مین تو یہان اگر پڑا تھا ناگہان ۔۔۔ آپ سے اگر پڑا تو کیون یہان

یہہ سخن سنکر حسن بولا شاباش | آفرین ہے اے ایاز حق شناس
کیون نہو روزی تجھے انعام شاہ | کیون نہووے تو ہمدم پیغام شاہ
یہہ سخن جو تو کہا سو ہے ثواب | بول دیگر بھی ابھی جو ہے جواب
بعد ازان بولا ایاز ہوشیار | راز پنہان کیون کرون مین آشکار
شاہ سے خلوت اگر ہوتی تجھے | بات کی لذت وگر ہوتی تجھے
تو سو جانی راز کا واقف نہین | کیا کہون تجھ سے جو تو ہمدم نہین
پس حسن کو شاہ فرمایا خطاب | حاضری نے فوجکی جاکر شتاب
جو ہوا خلوت کہا شہ اے ایاز | اس جواب خاص کا کر کشف راز
بعد ازان بولا ایاز نامور | شاہ جب کرتا ہے میرے پر نظر
روشنی سے اس نظر کی سے سخن | محو ہو جاتا ہے میرا تن بدن
شاہ کے پرتو سے میرا یہہ وجود | گم ہو جاتا ہے کر نہین کیون سجود
تو کیا جو یک نوازش ہا ہزار | وہ نوازش جان تو اسکی پیار
مین کیا ہون تا کہ بندگی کر دکھاؤن | تو ہے جون خورشید روشن مین ہون ہبا
چھاؤن جون خورشید مین گم ہو کے جائے | چھاؤنکا نام و نشان ہرگز نپائے
جب بندہ ہووے فنا تب حق رہے | باطل اٹھ جاوے تو حق مطلق رہے

حکایت وادی ششم حیرت گوید

بعد ازان حیرت کی وادی پیش آئے | مرد یہان حسرت سے اپنی سدھ گنوائے

یوسف ثانی کہا جاوے جسے — جگمین جوڑا کوئی اسکا ناوسے

جس گلی بازار مین چلجائے او — نار و نر حیرت سے جاوے دنگ ہو

ناگہان دیکھی اسے چنچل کہین — عقل و ہوش اپنا گنوائی سب وہین

جوش کھاکر گر پڑی یکبارگی — تن منے جیو نے کیا آوارگی

عشق کے آئینے گئی سب عقل نہاٹ — سد نکل گئی ہوئی صبوری سینہ پہاٹ

جب نپٹ ہوئی دلین زن وہ بیقرار — تب سہیلون سے لگی کرنے بچار

از قضا اسکی سہیلان تہین جو دس — تہین وے سب فہم سنو تو دسترس

خوش گلو گانے منے ہر یک پری — ناچنے مین طاق ہر ایک چھند بھری

گیا نہین اور گن مین ہر یک سحر کار — چاندکو آسمان سے لاوین اتار

بعد ازان وہ شاہزادی ان سنگات — راز دل ظاہر کرے اور جیو کی بات

جیو میرے پر عشق نے لایا ہی زور — ہوئی مین یک ماہ سے بکھ کی چکور

عشق نے اسکے کیا ہی مجکو زیر — رنج و حسرت نے لیا ہے مجھ کو گھیر

وہ سو میرے باپ کا ہیگا غلام — کیون کرو نہین پختہ سودا ہر خام

گر اسے پھسلاؤ نہین جو اپنے سنگ — نار ہے ہرگز میرا ناموس ننگ

صبر کرنے کی بھی نین طاقت مجھے — درد سہنے کی کہان ہمت مجھے

ناکسے مین راز دل کا کہہ سکون — نا بغیر از یار کے مین رہ سکون

کون ہے جو اسکو مجھ سے لا ملائے — اور اسے میری حقیقت کہہ سنائے

بوئے سے عنبر کے ہے تر مغز سر
لذت مے سے جگر ہے باخبر

لگ رہی ہے چاٹ سے رخ یار سے
کان ہو ستار کی آواز سے

چونکہ دیکھا کھولکر چاپ وہ غلام
اس پری پیکر نے دینا بھر کے جام

دیکھتے اسکو جوان حیران ہوا
فکر و اندیشہ مین سرگردان ہوا

خواب و بیداری کیا مین فہم کچھ
بیخودی مین باخود یکا وہم کچھ

راز کا بھی کچھ سر رشتہ نا سمجھ
دیکھکر صورت پڑا ایل مین الجھ

بعد ازان وہ نازنین خودرایست
یار کے دیدار سے ہو جاکے مست

قند سے لب کے شکر لینے لگے
بوسہ بادام پہ دینے لگے

شوق کے کب جوش سے چومی مین
ہاتھ مین لے بوسہ دیوے کب فن

چاند سے چہرے اوپر قربان جائے
کب پریشان ہو سیہ زلفون پہ جائے

ناگہانی صبح کا آیا پیام
ہو گیا آخر کو مستی سے غلام

بعد ازان وے پریکر سب نازنینان
لیگیان تھیان اسکو جان لا دہریان

آشکار جب ہوا غوغائے روز
یہہ غلام انکھیان کھولے لگ ہنوز

دل سے نے اگر سبکی اسکے وہ ناز
پہر چلے چشمون سے آنسو بیشمار

حال سے شب کے پڑا حیرت سے
خون دل کھانے لگا حسرت سے

پھاڑ کر کپڑے کیا سب تن کو چاک
ڈالکر سر پر اپنے گرد خاک

پوچھنے کو آئے لوگان حال جون
پس کہا مین کیا کہون بولون سو کیون

پس کہا مرد و نے بہتر تو ہے نار
جو ہوا پنہاں نہ کر سر آشکار

جانتی ہے تو پڑی جو کس سے دور
کس کی خاطر اسو ضع ہے نا صبور

خوش ہے اسکا حال جو سمجھا ہے سو
کس پہ تو روتی ہے زار و زار ہو

وا ہے پھر ہی پر نہیں مجھکو سمجھ
زار گریاں کس سے ہوں نت اسکہ سمجھ

یہہ نہیں مجھ کو خبر روتی ہوں کیوں
دکھ سے منے گلجا پھٹ حسرت میں ہوں

دل کیا ہے گم اسی منزل ستیں
بلکہ منزل بھی نظر آتی نہیں

نا تو اس گھر کا مجھے دروازہ پائی
نا سرشتہ عقل کا کچھ ہاتھ آئے

جائے جو کوئی وہاں تلک گم گری
چار دیواری کرا اور گم کرے

تب یک آدھا شخص وہاں جب پار پائے
ایک پل میں سب کے اسرار پائے

حکایت صوفی کہ بر راہ میرفت

کوئی صوفی راہ سے جاتا تھا
راہ سے آواز اسنے یوں سنا

کس کی کیلی گھر کی میری پائی ہے
دیو نہیں مجھ کو تو مشکل آئی ہے

جو پڑا ہوں میں اپسکے گھر سے جدا
اسکے غم سے ہی میرا دل خار خار

پس کہا صوفی کہ در بند ہے اگر
جمع رکھ خاطر نہیں کچھ گھر کو ڈر

نیں تو دروازہ پکڑ کر بیٹھ رہ
قفل کی بھی کوئی کسو نیگا گرہ

اس سمندر مین جو کوئی گم ہو کے جاے ۔ اسکو آسایش سو گم ہونے بناے

دلکو اس دریا ہ آسایش اندر ۔ ہے نہین ہو نہین گم چارہ دگر

آتے ہو گم ہو پھر آسایش کے بہار ۔ جان اسکو صنع حق کا راز دار

پختہ سالک وہ جو ہی مردانہ مرد ۔ سیر کرنے جب لگے میدان درد

ہو وین گم اول قدم وصرتی سے ۔ پس قدم دوسرے کو جاکر کیون گئے

جب قدم پہلے مینے گم ہووے تب ۔ پھر کے آوے وہ تو دستا ہی عجب

لیکہ آتا ہی کبھی گم گشت دو ۔ ہوئی جدا کیون نہ بد طلا دریا مین

جسکو اس عالم سے ہی بیکھو اثر ۔ اسکو اس عالم مین نین بکھو خبر

حکایت پروانہا را گوید

جمع آئے ایکدن سارے پتنگ ۔ شمع کے طالب ہو سب ایکرنگ

پس لگے کہنے یہانسو کوئی جاے ۔ ہے کہان شمع خبر جلدی سو لاے

بعد ازان جاکر پتنگ یک دور سے ۔ دیکھ آیا نور کو کین شمع کے

جسطرح حاصل کیا تھا معرفت ۔ شمع کی کرنے لگا سب سے صفت

بعد ازان دوسرا پتنگ وہان سے چلا ۔ جا پڑا سو شمع پر کچھ کچھ جلا

وہ سیانا اسکو بھی بولا وہ این ۔ کچھ خبر تحقیق اسکو بھی نہین

پاس تیرے ہے جو کچھ سب کے جلا ۔۔۔ سر پہ نا پگڑی رہے اور کفش پا
مت اندیشہ کر کفن کا کچھ کبھی ۔۔۔ جا اگن مین پرستی ہو کہ ابھی
خاک ہو کر جائیے تیرا رخت جب ۔۔۔ ذرہ خود بینی تیری گم ہوئے تب
جو کہ پردہ ہے تجھے تیرا وجود ۔۔۔ وہان کہان اس مال و دولت کو نمود
ہے جو کچھ نزدیک تیرے دور کر ۔۔۔ خلوت دلکو ابس کے نور کر
ہوئیگی جب دلکو تیرے بیخودی ۔۔۔ جائیگی گم ہوکی سب نیکی اور بدی

جب گئی نیکی بدی عاشق ہے تو
بس قبای عشق کے لائق ہے تو

حکایت پادشاہی کہ پسرش خوبصورت بود

بادشاہ کوئی تھا بڑا سا نامور ۔۔۔ اسکو بیٹا ایک تھا رشک قمر
پاک سیرت خوش لقا یوسف مثال ۔۔۔ مکھ پونم کا چاند اور ابرو ہلال
کوئی نہ تھا خوبی مینے کو اسکی جوڑ ۔۔۔ چاند کو تو لیکن تو اسہین تھا ہی کھوڑ
رخ نورانی غیرت ماہ تمام ۔۔۔ جگ کے خوبان سب کہین سکے غلام
کر سکے کوئی کس وضع اسکی صفت ۔۔۔ جس صفت کو وہان نہتی کچھ معرفت
رات کو آتا اگر وہ سیر بہار ۔۔۔ آفتاب تازہ ہوتا آشکار

ساتھ کے جو تھے نقیبان راہزن
غل پڑا ہر شہر یار ا مار کا
سنکے وہ درویش بھی یہہ غلغلا
ہوگیا بیہوش شہزادیکو دیکھ
گھبرا ہوگیا پچھاڑی نعرہ مار
رشھ چلے انکھیون سے ہوکر اشک خون
رنگ اڑ جاکر پڑا تھا جو ٹھٹک
کوئی رقیب اس راز سے آگاہ ہو
جو تیرے نور البصر پر یک گدا
شاہ غیرت سے ہوا بیہوش وہین
پس کہا لیجاؤ اسے سولی تلے
سنکے دوڑے یہہ نقیبان اور وزیر
لیکے آئے جب اسے سو کی کنار
تا اسے وہان کوئی شفاعت خواہ تھا
جب اسے سولی پہ وہ دینے لگے
عجز و زاری سے لگا کہنے کو یون
دیو مجھے فرصت تو یارے اسقدر

کئی غریبون کو دئے خونی کفن
شور محشر کا اٹھا ایکبار کا
دور سے دیکھا نظر اپنی چلا
خون مارا جوش شہزادیکو دیکھ
اڑ گیا دلسے وہین صبر و قرار
ہوگیا بیہوش یک پلین سو یون
رہگیا جیو آہو نٹھو مین اٹک
شاہ سے چغلی لگایا جاکے وو
عاشق جانی ہے اور جیو سے فدا
دلمنے غصہ سے لایا جوش وہین
رحم اسکے حالپر کوئی نہ لے
لے چلے جالی گدا کو کر اسیر
جیف کھا رویا جگت سب زار زار
تا کوئی اس درد سے آگاہ تھا
تب گدا نے وہان کے لوگانکو لگے
کہ تم مارتے ہو مجھکو کیون
جوکرون مین سجدہ حق کو یاد کر

پنچھی نامہ

دلبری سے جا کے اس درویش پاس
لوٹتا ہے خاک پر سولی تا بہار
اشک خون سے اسکے ہوئے خاک تر
دیکھ شہزادے نے اسکا حال جون
پس چھپانیکو لگا ہر چند انسو
جوش کھا دکے لہو سے بہہ چلے
عشق میں جو شخص یون صادق ہووے
عاقبت وہ شاہزادہ لطف سے
جب گیا درویش نے بالا نظر
پس کہا اے شاہزادہ نامدار
فوج لشکر کیا تجھے درکار تھا
بولکر یہہ بات ایک نعرہ کیا
پاک نظر سے دیکھ دلبر کا جمال
بوند تھا سو جا ملا سمندر سے
بیگانوں کان سے ایسا لگ خبر
جیو تیر الذت سے نت آلودہ ہے
چھوڑ دے غفلت کو بیش اندیش ہو

دیکھتا کیا تو پڑا ہے وہ نراس
عالم اک روتا ہے اسپر زار زار
نالے ہے کچھ تنگی سد سے نا خبر
بھر لئے انکھوں میں لینے نیر گون
مین ہوئی نینوں سے نیند ہر گز انجہو
قطرہ قطرہ لعل و گوہر تا ہو ڈھلے
کیون نہ معشوق اس پر عاشق ہووے
پاس جا بیٹھا وہ پھر درویش کے
شاہزادہ کو دیکھا وہ مین بھر
مار سکتا ہے اگر تو مجھ کو مار
مجھ کو بس اتنا تیرا دیدار تھا
جان شیرین یار شیرین کو دیا
ہو گیا ایک پل میں پانی کی مثال
ہو گیا نابود ذرہ شور سے
جبتلک دل مین ہوا زیر و زبر
خواب اور غفلت میں آسودہ ہے
خویش سے بیخویش ہو کر پیش ہو

کوئی رستہ مین تماشا دیکھہ کچھہ
عاقبت لاکھون سو کوئی یک جانور
تین پنکھی دل شکستہ ناتوان
آئے جو سیمرغ کی درگاہ لگ
دیکھہ کر سیمرغ کی درگہ بلند
برق استغنا کی کڑکی یون وہان
کئی ہزاران خلق صاحب اعتبار
کئی ہزاران چاند تارے آفتاب
کل یہہ سب ذرہ نمن حیران ہین
یہہ پنکھیرو دیکھکر وہانکا حصول
پس لگے کہنے کہ ایسی لوگ یہان
ہی جہان ذرہ برابر آفتاب
رو ہمین سمجھے اتھے سو سب غلط
اید ریغا وہ ہماری رنج راہ
ہو گئے جب یہہ پنکھیرو سب نراس
سب یکایک دلمین بیدل ہو رہے
ناگہان سیمرغ کی درگاہ سے

رنگیا سنگاتیون کے سنگ بیچ
شاہ کی درگاہ کو پہنچا مگر
بے پر و بے بال سست و بیجان
ہوش و طاقت سے جدا ہو کر الگ
ہو گئے حیرت سے ہر اک بے پابند
جو پڑے تو جائے جلکر یہہ جہان
ہین کھڑے دیوار کار کہ انتظار
منتظر ہین وہان ہہین کسکا حساب
سب ہوا مین اسکے سرگردان ہین
سب یکندر ہو گئے دلمین ملول
ہین پریشان تو ہمین جا کہ کہان
کونسا ہم سے غرض ہونکا حساب
سب ہماری محنتین ہو مو غلط
ہو گیا ناچیز سارا اور تباہ
ٹوٹکر انپر پڑا گویا اکاس
جونکہ مرغ نیم بسمل ہو رہے
یکبیک آیا چلاق و جاہ سے

حکایت حضرت یوسف علیہ السلام

پس لگے کہنے کو گر ہمنا کو شاہ
وہ نہین خواری مگر ہمکو شرف
کیا کہی ہی خوب یہہ بچھون نے بات
آفرین کسکی مجھے ورد کا زنین
اسکی گالی آفرین سے خلق کے
یونہی ہم سب بچھونکی ہے تمیز
اگ سی ورتا ہی کب دلمین پتنگ
گرچہ استغنا ہی شہ کا بیشمار
جب کہا بچھون نے یہہ باصدق و نیاز
فضل ربانی ہوا فریاد رس
صدر و قربت کے اوپر سبکو بلائے
بعد ازان رقعہ وہی لا سب کے ہاتھ
جونکہ ان بچھیون نے وہ رقعہ اٹھائے
سہان جو کچھ فعلان کئے تھے سو تمام
سخت سب افعال سے تھا فعل بد

اسکو شمع دکھلائیگا خوار بکی راہ
سو شرف اسکے ہین ہمکو ہر طرف
گر کہین مجھہ آفرین سب کائنات
شادمان لیلی کے گالی سے ہونین
مجھہ کو شیرین تر ہو میوے لگے
اسکی خواری سب سے ہمکو ہی عزیز
جب ہی اسکی محبت شمع سنگ
ہین ہمین تو لطف کے امیدوار
ہو گیا اپر شب تاریک روز
جو ترس تھا سو ہوا سب سے سرس
تخت عزت پہ مکان سارون نے پائے
پس کہے اسکو پڑھو تم غور ساتھ
شرم سے ہرگز نہ اپنا سر اچائے
باپ بیگ رقعہ منے تھا والسلام
جو چلے ہی نفسکی خواہش سے او

یوسف اپنے کو کونہین ڈال کر
بیچکر کھائے خدا سے کچھ نہ ڈر

پچھاہی یوسف اپنے کو جو یون | ہوویگا آخر کو تیرا حال کیون
ہوویگا جسدن وہ یوسف بادشاہ | کیا کریگا عذر تو اے روسیاہ
ایکدن تو بھی گدا اونکے ہمن | جائیگا بھوکھا ننگا یوسف کے وہن
ہوئیگا آخر پشیمانی سے جفت | پس نہ تو یوسف کو اپنے بیچ مفت

حکایت خجل شدن ہمہ مرغان

ہوگئے پنچھی خجل خط دیکھ کر | اشک حسرت سے لئے نینونکو بھر
آگ سو غم کے ہوئے جلبل کے خاک | دلمین دکھ سینے مین آہ دردناک
ہوگئے اسد بات ناامید جب | بحر کو بخشش کے آیا جوش تب
ہوگئے سارے گنہ یک موج سے | سرفرازیکا لگا سر اوج سے
آفتاب قرب نے کیتا ظہور | محویت مین ہوگئے سب غرق نور
عکس سے سیمرغ کے سب ایکبار | چہرۂ سیمرغ دیکھے آشکار
جب آپس پر تھی گئے پنکھی نظر | صورت سیمرغ دیکھے یکدگر
ہوگئے حیران پنکھی دلمین یو | کیا ہمین سیمرغ ہین کیا ہینگے وو

یکدگر آپس مین حیران ہو رہے
بھاسے سیمرغ بولے وہ انسے

حکایت عاشق شدن پسر وزیر

جو فنا مین گم رہے بیکلی خموش
بیخودی مین جا کے باخود آئے پھیر
اس فنا اور اس بقا کا کچھ بیان
جو کہ اسرار بقا بعد از فنا
مغز کو اسباب کے او پاسکے
ہی جیا تک تو در وجود و در عدم
اس فنا اور اس بقا سے در گذر
دیکھ اول کیا تھا تو اور کیا ہی اب
اصل مین تھا تو سو نطفہ خوار و زار
پس تجھے اسرار سے واقف کیے
بعد از ان دنیا سے کر ڈالے فنا
اس فنا کے بعد گر بخشے بقا
گر نہین کسبا ہے تو راز دار
جب تلک پیدا نہین ہوا بد از فنا
جاتلک دیکھا نہین تو درد و رنج

پس کہین مدت کے پھر کر پائے ہوش
سر فنا مین دے بقا کو پائے پھیر
جو پوچھے تو نہین دیا تھا کچھ نشان
نہین سمجھتا ہے ہر ایک نا آشنا
جو دنیا سے ہاتھ دھو کر آسکے
کب سکیگا رکھ تو اس رہ مین قدم
تا تجھے ہووے بقا کی کچھ خبر
اب نہین سمجھا تو سمجھیگا تو کب
بعد از ان عاقل ہوا و ہوشیار
معرفت کی اسپہ آگاہی دئے
اس فنا مین راز پنہان ہے گھنا
ہر صبح اٹھ دیکھنا تیرا بقا
فکر کر ہشیار ہوا ور کچھ بچار
پائیگا تو کسو ضع عز و بقا
کان ملیگا تجھ کو کیونکر سن یہ گنج

نیست ہو جا تا تجھے ہستی ملے
جبتلک تو ہی تو ہستی کیون ٹلے

پنچھی نامہ

خلوت و جلوت میں اسکے بغیر
صلح کا غم سے کیا راحت سے سیر

راتدن اسکو رکھے اپنے حضور
تاکرے یک پل جدا نظروں سے دور

دلکو سووے تو اڑاوے مگس و مور
راتکو قربان ہووے جوں چکور

صبح سے تا شام دیکھے بادشاہ
دلکو الفت میں کیا اسکی تباہ

حسن کی اسکے کبھی دیکھے بہار
کب کرے رو رو گہر اسپر نثار

کب پیئے کے دیکھ اسکے مست نین
کب گنوائے دل سے اپنے خواب چین

ایکدم نہیں رہ سکے شہ اسکے باج
تا ہوا وہ بھی بیچارہ لا علاج

شاہ کے ڈر سے کہیں نہیں جا سکے
تا کبھی ما باپ کے پاس آ سکے

باپ ما فرزند کو ترسیں مدام
کیا کریں وہ تھا ولیکن سخت کام

یونہی گذرا جو کتنے دن روزگار
تا کہ اس نوخیز کا آیا بہار

ز قضا سی چار سو شہ کے مگر
کوئی اٹھی خورشید سی ناری سندر

کہیں سو دیکھا اسکو فرزند وزیر
ہوگیا یکبارگی اسکا اسیر

وہ سندری بھی اسپہ ہوگئی مبتلا
ایکدن ناگاہ اس اندر بلا

اتفاقاً ایکشب شہ بھی پر مست
سو رہا تھا اس میں ہو جا کے مست

جاگ اٹھا وہ یار کو نا دیکھ کر
ڈھونڈھتا نا خوش ہو نکلا ہر کدھر

جا کے نکلا شاہ تو دیسے منے
تھے بیٹھے جس ٹھار پر دونو جنے

دیکھتا کیا ہے کہ دونوں دلبران
شاد بیٹھے ہیں خوشی کا مر ا ن

پس بندیخانہ منے جا کر وزیر
کھال اسکی کاڑھ کر سولی دیا
شاہ دوسرے دن ہوا ہشیار جب
سب نے بولا حکم جیون تھا یون کئے
بادشہ سنکر خوشی دلمین کیا
پس کہا شہ نے کہ ہنسے دو اسے
جب سنے یہہ شہر کے لوگان خبر
غرق خون مین دیکھکر اس گوشت کو
چند روز اس شہر مین ماتم ہوا
شاہ بھی آخر کو بعد از چند روز
یاد کر باتون کو اس دلدار کی
دمبدم غصہ و غم کھانے لگا
جوش مارا عشق غصہ کم ہوا
بادشہ یہہ عشق اور یہہ یار وو
وہ محبت اور وہ بزم شراب
پس ہوا دلمین پشیمان بادشاہ
دلسے سب جاتا رہا صبر و قرار

ایک دن جب قتل کے لایا اسیر
بعد از ان بیٹے کے تین پنہان کیا
مارنے مارو نکو پوچھا حال تب
پوست اسکا کھینچکر سولی دئے
ہر یکیس کو نقد و زر خلعت دیا
تا جہان مین ہووے عبرت ہر کسے
دیکھنے آنے لگے وے سربسر
حیف کھا رونے لگے افسوس سون
درد سے اسکے گھر گھر غم ہوا
دل منے بکڑا پشیمان ہوکے سوز
دلبر شیرین شکر گفتار کی
دل سے آہین آتشین لانے لگا
عیش جا کر درد و غم ہمدم ہوا
وہ محبت اور خوشی دلدار وو
جاکی سب تو کیون ہووے شہ کباب
خار ہو سلنے لگا سینے مین آہ
گلشن زیبا لگا سینے کو خار

پنچھی نامہ

پنچھی نامہ

جو نہین تیری آشنائی سے ہو نہین
یون سو تیری بیوفائی سے ہو نہین

کیا کیا تھا مین نے جو تو یون کیا
کھال میری کر جدا سولی دیا

یار سے یون یار کرتے ہین کہین
جو کیا تو نے کرے کافر نہین

مین نچھوڑونگا قیامت مین تجھے
داد نا دیوے خدا جبتک مجھے

ہو دیگا دیوان محشر کا جبھی
مین اِس کا داد سن لونگا تبھی

جب سنا دلبر سے شہ نے یہہ جواب
تاب لے گئی نکل انکھیون سے خواب

جیو مین اسکے سوز و غم زیادہ ہوا
درد و دکھ حد سے زیادہ تب ہوا

ہو گیا دیوانہ سدھ بدھ کو کھوے کر
زندگی سے ہاتھ اپنے دھو کر

پس کہا مجھ واسطے دکھیارے دکھی
ہو گیا ہے تو سو مر جا کس لگی

ظلم سے میرے دیکھا ہے تو بھی دکھ
کیا دکھاونگا صباح مین جگ کو مکھ

نہین کیا مین نے ظلم تیرے اوپر
ہے وہ میرا ظلم سب میرے اوپر

کون ایسا کوئی کرے جو مین کیا
پایہ اپنے مار کر تیشہ لیا

یہہ نہ اپنے پر کیا ہون خوب مین
مار کر ڈالا ہون جو محبوب مین

کر تو ای دلبر میرے پر اب نظر
جو کیا ہو مین سو تو ہرگز نہ کر

گر کیا ہو مین جو تیرے بدی
تو بدی مجھ سے نہ کر ہرگز کدی

مین تو یون غمناک ہون اچاک چاک
خاک پا تیری کو مجھ سر مین ہے جاک

اب تجھے مین کس طرح دھونڈہون کہان
رحم کر میرے اپر تو جان جان

نہین کسے وہانکی خبر اسے راز جو | کیا کہے اور کیا سنے اسمین او

کوئی وہان کا واقف اسرار نہین | رازدان اسرار کا اغیار نہین

کسکو طاقت جو کرے کوئی ہانکی بات | جو کرے وہ سر گنواوے جان ہات

وہان سو عارف آپسے گنگا ہو آئے | بات ہو پہر اسپنے اندھا ہو جاوے

دیا نسو خاموشی بغیر از بات نہین | بات کہنے کی رضا کسد ہات نہین

ہوگئی با چا پنکھی اب یہان تمام | کیا کہو نہین اس سے آگے والسلام

خاتمة الکتاب

شکر کرو حیدری کہ بروجہ صواب | ختم ہوئی توفیق حق سے یہہ کتاب

اصل مین تہا یہہ کلام فارسی | اہل معنی کو مثال آرسی

خوشتر تصنیف شیخ نامدار | پیشواز عارفان روزگار

شیخ صاحبدل فرید نامور | خاص جنکا ہے لقب عطار کر

وہ نکالے ہین جو یہہ عطر سخن | عطر پرورہ کئے ہین تو لگن

ہر سخن یک نافہ اسرار ہے | منتر جانکو طبلہ عطار ہے

عارفون کے پاس وہ استاد ہے | طالبونکے حق سے ارشاد ہے

فکر سے جو کوئی کرے اسمین نظر | مقصد دینی سے ہووے بہرہور

پنچھی نامہ

فہرست کتب مطبوعہ بمبئی موجودہ بدوکان تاجر الکتب قاضی فتح محمد و قاضی عبد الکریم

کتب التفاسیر ہندیہ

تفسیر عزیزی پارہ عم
ایضاً پارہ تبارک مجلد
تفسیر سورۂ یوسف نظم مجلد
تفسیر مرادیہ پارہ عم مجلد
تفسیر احکام الآیات مجلد چرمی
تفسیر نور سپارۂ عم مجلد نظم
تفسیر فاتحۃ الحکیم یعنی سورہ فاتحہ
تفسیر سورہ بقر ہندی مجلد

کتب الاوراد من ترجمہ اردو

درود مستغاث و چہل حدیث
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل
ظفر جلیل شرح حصن الحصین
علاج الاعظم خواص اسماء الحسنی
اوراد احسانی نوافل تمام سال
فضایل الشہور والصیام
توشۂ عقبی خواص اسماء الحسنی

کتب الفقہ اردو مذہب حنفی

رسالہ تجہیز و تکفین
کنز المصلی
داد نامہ خاتون جنت
قصہ وحیہ کلبی
کیفیت ختم قرآن
شرع محمدی مجلد
فقہ احمدی تنبیہ الانسان فی الحلال والحرام حیوان
نام حق مترجم ہندی
ترتیب الصلوۃ ہندی
مصباح الصلوۃ مجلد
مجموعہ خطب مترجم ہندی
مصباح الحیات
مفتاح الجنۃ
ایضاً قسم دویم
مالا بد ہندی
مسائل اربعین مجلد
صلوۃ الرحمان ترجمہ منیۃ المصلی مجلد
ترکیب الصلوۃ
حضرات خمسہ یعنی پنج مسائل
حجۃ الاسلام مذہب فقرا
کشف الخلاصہ
مناسک حج
تشریح الحج
زاد السبیل الی دار الخلیل
تحفۃ الطرفین و ہدیہ فریقین
کرسی نامۂ آنحضرت منظوم
مجموعہ ضرور السلمین معہ ۹ رسالہ
مجموعہ شش رسالہ معہ رسالہ صدقہ فطر و شب قدر وغیرہ
صراط الاسلام معہ صراط النجات
روح الایمان والاسلام
خیرۃ الفقہ
علم الفرائض
تاریخ خیر پاران
رسالہ گوشہ و نکاح ثانی
تحفۂ احمدی در صیغہ نکاح
سراج الحیات جلد دویم مصباح الحیات معہ ۲۳ رسالہ یعنی اسناد و قصیدہ
بردہ و رسالہ حق الدین رسالہ تہذیب النساء
ضرور المسلمین
سکرات نامہ
حیات القلوب یعنی مناسک الحج فارسی
مجموعہ حافظ الخطب ہندی معہ نظم و نثر
نظام الاسلام
کنز الرحمۃ یعنی نقشہ نقشہ جات مدینہ منورہ و مکہ معظمہ وغیرہ
تنبیہ المضلین
مردہ احوال
راہ نجات

کتب الفقہ اردو شافعی رحمہ اللہ

ترتیب وضو نماز ہندی
تحفۃ الاخوان فقہ ہندی
کفایت الاسلام فارسی
کفایت الاسلام اردو
فقہ شافعی
ضوابط شافعی

کتب عربی مذہب شافعی رحمہ اللہ

فتح القریب
متن الزبد
ابی شجاع

کتب مولود وقصائد اردو

حافظ الایمان در نعت رسول ؐ آخر الزمان
رحمۃ اللعالمین مولود شریف
خمسہ قدسی در نعت ؐ
دیوان لطف در نعت ؐ
مجموعہ مدحیات و مناقبات
قصائد نعتیہ وعشق مصطفے ؐ
اعجاز غوثیہ در کرامات پیر دستگیر رض
تذکیر العارفین در احوال سید الکاملین
محفل شریعین جناب غوث الاعظم رض
زین المجالس یعنی گیارہ مجالس در
مناقب غوث الاعظم رض
سخاوت نامہ سیدنا علی وخاتون جنت
گلزار احمدی در نعت وقصائد نعتیہ

در مرثیہ والوداع ماہ رمضان وغیرہ
سودای آخرت معہ توشہ عاقبت وقصائد
نعتیہ ومخمس الوداع رمضان وغیرہ
دیوان اشرف الاشعار در نعت
باقیات الصالحات فی مولود اشرف المخلوقات
مصباح المجالس در معجزات آنحضرت
ہشت بہشت یعنی ۱۲ مجالس ومعہ ۹
رسالہ ہرن وبیک من ہرن آرام
دل وراحت جان وغیرہ
مجموعہ مولود دایہ حلیمہ رض
مجموعہ بیست ویک رسالہ معجزہ شق القمر
مجموعہ برلی دائی حلیمہ وغیرہ
نسیم جنت معہ ضیا باغ فردوس
گلشن فردوس یعنی مجموعہ چہار مولود
معہ بہار جنت وبوستان مسیح
گلستان معجزات در روضہ رسالت وغیرہ
مولود غلام امام شہید
دیوان محسنی در نعت
توصیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کشتی نامہ رسول اکرم وابوجہل
مولود طاہریہ
مجموعہ نور نامہ ووفات نامہ وغیرہ
جامع المعجزات مسمی بہ کلام المبین
شادی نامہ حضرت خدیجۃ الکبری رض

شادی نامہ خاتون جنت رض
اعجاز احمدی منظوم یعنی دوازدہ مجالس
بیان آنحضرت ؐ از روز ولادت تا وفات
مجموعہ مسمی رسالہ کرشمہ سوداگر عجم مولی
نامہ حلیہ شریف معجزہ خواب وغیرہ
دیوان خابل در نعت
مجموعہ نجم الضیا در نعت
مظاہر الاعجاز واحوال فرزندان جابر رض
اسرار احمدی در ہجرت ووفات
جنگ وغیرہ
گلشن قدس یعنی قصائد نعتیہ
روضۃ القادری
گلدستہ تحیات سراپا رسول اکرم ؐ
گلزار قادری وقصیدہ در مناقب
غوث الاعظم وچند آئین
آداب خلفای راشدین
حافظ الاسلام در مولود ومعجزات
بنظم ونثر
گلشن حافظ قصائد
گلستان نعت وبوستان نعت
معہ قصائد ومعجزات
مجموعہ مناقب
روضہ روحانی